عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۱ شمارہ نمبر ۱۷
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

وفاتِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

کیا قادیانی اسلامی شعائر کا استعمال کر سکتے ہیں؟

اسلامی نقطۂ نظر پر مبنی ایک مدلل تحریر

کیا اسرائیل کو تسلیم کروانے کیلئے فضا سازگار کی جا رہی ہے؟

قادیانی لابی کی گھناؤنی سازش

عالمی مذہب کی ضرورت کون سا مذہب پوری کر سکتا ہے

عیسائیت، یہودیت، ہندویت، یا اسلام؟

ماہ ربیع الاوّل سیرت کے تقاضے اور ہمارا طرزِ عمل

مولانا مشتاق احمد عباسی

ماہ ربیع الاول آتے ہی تاجدارِ کونین خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین کی ولادت باسعادت کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں، ہر جگہ سیرت کی محافل بجتی ہیں۔ اگر غور کریں تو جیسے یہ ماہ مبارک ماہ ولادت نبوی ہے ایسے ہی یہ ماہ وفات نبوی بھی ہے۔ سچے عاشق رسول کی شان یہ ہے کہ ہر وقت یادِ رسول میں مگن رہے اپنے محبوب و آقا کی سنتوں اداؤں کو جان سے دل سے لگائے اپنے چوبیس گھنٹے کے معمولات کو فرمانِ آقا کے مطابق بنائے، اپنے عمل و کردار سے یہ ثابت کرے کہ عاشق ایسے ہوتے ہیں جو نام محبوب پر مر مٹتے رہیں۔

مکتب عشق کا انداز نرالا دیکھا
اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

ہم کو کیا خوف باطل کے میدان میں
سیف حق ہاتھ میں روح قرآن میں
اسوۂ مصطفےٰ کا چراغ آج بھی!
جل رہا ہے ہواؤں کے طوفان میں

ماہ ربیع الاول تاریخ کے آئینے میں

ولادت باسعادت صاحب کون و مکان شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۹ ربیع الاول یا بارہ ربیع الاول ۱ عام الفیل مطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ء میں ہوئی۔

تاسیس یعنی بنیاد مسجد قبا ۸ ربیع الاول ۱ھ مطابق ۹ فروری ۶۲۲ء کو رکھی گئی اس مسجد کے بارے میں اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ۱۹ ربیع الاول ۱ھ میں مسجد نبویؐ کی بنیاد رکھی گئی اس مسجد کی بنیاد گویا عالمی انقلاب نبویؐ کا آغاز تھا۔ ۱ھ میں اذان کا باقاعدہ آغاز ہوا، حضرت بلالؓ کے حصہ میں یہ سعادت آئی ۱۲ ربیع الاول ۱۸ھ حضرت معاذ بن جبلؓ کی وفات ہوئی ۱۲ ربیع الاول ۲۰ھ حضرت زینب بنت جحشؓ کی وفات ہوئی ۱۲ ربیع الاول ۳۱ھ حضرت ابو سفیانؓ کی وفات ہوئی ۱۲ ربیع الاول ۳۶ھ حضرت سلمان فارسی کی وفات ہوئی ۱۲ ربیع الاول ۴۱ھ میں ہی حضرت حسنؓ نے کاتب وحی حضرت معاویہؓ سے صلح کر کے مسلمانوں کو بہت بڑی خونریزی سے بچا لیا اس طرح انہوں نے منافقین کی مسلمانوں کو لڑانے کی سازش ناکام بنادی۔

۱۲ ربیع الاول ۵۱ھ میں حضرت سعید بن زیدؓ کی وفات ہوئی۔

۱۲ ربیع الاول ۱۰۵۲ھ میں مشہور عاشقِ رسول حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی وفات ہوئی۔

رئیس المجاہدین پروانہ ختم نبوت خطیب امت حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ کی وفات ۱۲ ۱۳۸۰ھ میں ہوئی۔

۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ میں قدوۃ العارفین حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری کی وفات ہوئی۔

امریکی سامراج کے دشمن نمبر اول قاطع شرک و بدعت شاہ فیصل مرحوم کی وفات ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ میں ہوئی

ہیں تخت و تاج و زر و مال ان کی ٹھوکر میں
رہا ہے جن کے تصور میں آبروئے رسول

عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت

تاجدار کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہر ادا قابل ذکر قابل فخر قابل عمل ہے آپ کی نشست و برخاست طعام و لباس اخلاق و عبادات مجاہدات و ریاضات افعال و احکام اوامر و نواہی یہ سب کچھ صرف سننا نہیں بلکہ اپنانا ہے ان پر عمل کرنا ہے ان پر عمل کر کے فخر و خوشی محسوس کرنا یہ مسلمان حقیقی کی شان ہے حضور شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہر ادا و سنت ساتوں آسمان و زمین سے زیادہ قیمتی ہے سچے عاشقوں کا ہر لمحہ یادِ محبوب میں گذرتا ہے و ناداراً امتی تو ہر وقت تذکرے کرتے رہتے ہیں کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے چوبیس گھنٹے کے معمولات کس طرح ادا فرمائے

اللہ کی اطاعت ہے محمد کی اطاعت
قرآن کی دعوت ہے محمد کی اطاعت

اللہ والوں کی راہ

حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی کا ارشاد ہے کہ ہم تو ہر وقت ذکر میلاد کرتے رہتے ہیں کیونکہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے رہتے ہیں، اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا نہ ہوتے تو ہم یہ کلمہ کیوں پڑھتے۔

تذکرہ فضل الرحمٰن میں ہے کہ ایک مرتبہ مولانا محمد علی مونگیری سے مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی نے فرمایا ولایت یہ نہیں کہ کوئی آسمان پر اڑنے لگے ولایت اسی کو کہتے ہیں کہ احکام شریعت بے تکلف ہونے لگیں، اور افعال شریعت ایسے ہو جائیں کہ گویا امور طبعی ہیں۔

ایک مرتبہ فرمایا اتباع سنت یہ ہے کہ جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اسی طرح کرے گھٹائے بڑھائے نہیں۔

قبر میں جب جائیں گے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں میت سے فرشتے سوال کریں گے کہ ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے مسلمانو یاد رکھو اگر حضورؐ کی سیرت سے موافقت نہ ہوئی حضور کی شکل سے شکل نہ ملی تو کیا جواب دیں گے اس وقت کتنی شرم و ذلت ہوگی، اس لیے فکر کیجیے کہ اپنی زندگی کو حضورؐ کی سیرت مقدسہ کے مطابق ڈھال لیں خالی نعرے بازی... کام نہ آئے گی بلکہ عمل کام آئے گا

سچی محبت

:- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کی علامت یہ ہے کہ آپؐ کی ہر ادا ہر بات کا ذکر ہو آپ کی ولادت شریفہ کا ذکر بھی ہو آپؐ کی سخاوت کا ذکر بھی ہو عادات نبویؐ عبادات نبوی معمولات نبویؐ سبھی کا ذکر ہو اور پھر صرف ذکر ہی نہیں بلکہ عمل بھی ہو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کے لائے ہوئے دین کو زندگی گذارنے کا ضابطہ بنایا

باقی صہ ۲۴ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۱ | ۲۶ ربیع الاول تا ۳ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ بمطابق ۲۵ ستمبر تا یکم اکتوبر ۹۲ء | شمارہ نمبر ۱۷

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

اس شمارے میں

۱: ماہ ربیع الاول سیرت کے تقاضے ــــــــ ۲
۲: نعت رسول مقبولؐ ــــــــ ۴
۳: ڈبل سواری پر پابندی کیوں؟ (اداریہ) ــــــــ ۵
۴: وفات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ــــــــ ۶
۵: علاج بالقرآن ــــــــ ۹
۶: بنی اسرائیل کی تباہی کے اسباب ــــــــ ۱۰
۷: پریس کانفرنس ــــــــ ۱۴
۸: شعائر اسلامی اور قادیانی ــــــــ ۱۶
۹: اسرائیل کو تسلیم کروانے کی سازش ــــــــ ۱۸
۱۰: ختم نبوت کانفرنس کی اخباری جھلکیاں ــــــــ ۲۲
۱۱: فرقہ واریت تشدد کا رجحان کیوں؟ ــــــــ ۲۵

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ
مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر
مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر
محمد انور

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K
PH: 071-737-8199.

چندہ اندرون ملک
سالانہ ــــــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ــــــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ــــــــ ۴۵ روپے
فی پرچہ ــــــــ ۳ روپے

چندہ بیرون ملک
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۲۶۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمن باوا ۔ طابع: سید شاہد حسن ۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔ مقام اشاعت: ۳۰۱ نیو ٹاؤن کراچی

نعت

مبارک بقاپوری

جہاں میں محمدؐ کا ہمسر نہیں ہے
کوئی خلق میں ان سے برتر نہیں ہے
خدا نے کیا آپؐ پر دیں مکمل !
سو بعد ان کے کوئی پیمبر نہیں ہے
بنایا یہ عدل اور انصاف کر کے
نظام اس سے کوئی بھی بہتر نہیں ہے
جگہ فخر کی صرف تقویٰ بتائی ۔!
سبب فخر کا مال یا زر نہیں ہے
پیام خدا آپ جو لے کے آئے !
مسلماں کو افسوس از بر نہیں ہے
مری کامرانی کا بس راز یہ ہے !
کہ ان کے سوا کوئی رہبر نہیں ہے

مدینے کی چاہت ہے دل میں مبارک
مگر اتنی دولت میسر نہیں ہے۔

ڈبل سواری پر پابندی کیوں؟

اہلیان کراچی ایک طویل عرصے سے موٹر سائیکل پر ڈبل سواری کی پابندی کا شکار ہیں نہ جانے کیوں اور کس افلاطون نے ہمارے ارباب اختیار کو یہ بات سمجھائی ہے کہ جرائم کے قلع قمع میں موٹر سائیکل پر ڈبل سواری کی پابندی اہم کردار ادا کر سکتی ہے اور ارباب اقتدار ہیں کہ وہ ان نامعقول مشوروں کو فوراً قانون کا درجہ دے دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں کہا یہ جاتا ہے کہ شہر میں دہشت گردی کے واقعات جو آئے دن ہوتے رہتے ہیں اس میں دہشت گرد موٹر سائیکل استعمال کرتے ہیں لہٰذا موٹر سائیکل پر ڈبل سواری کی پابندی لگا دو تو نہ ہو ڈبل سواری اور نہ ہوں گے جرائم و دہشت گردیاں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا دہشت اپنی کارروائیوں کے لیے موٹر سائیکل ہی استعمال کرنے کے لئے مجبور ہیں؟ اگر وہ کرنا چاہیں تو کیا موٹر سائیکل کے بغیر اپنی کارروائی نہیں کر پائیں گے؟

اور پھر سب سے اہم بات یہ کہ ڈبل سواری پر پابندی کے باوجود بھی موٹر سائیکل کو اپنی کارروائی کے لئے استعمال کرنا کون سا مشکل ہے ہماری پولیس کی چوکسی کا حال کسے معلوم نہیں حالت تو یہ ہے کہ جرم کے وقوع پذیر ہونے کے گھنٹوں بعد ہماری پولیس حرکت میں آتی ہے اور اس حرکت کا ہونا اور نہ ہونا دونوں برابر ہی ہوتا ہے۔

دہشت گرد اگر کچھ کرنا چاہیں تو وہ چھوٹی کاریں بھی استعمال کر سکتے ہیں پھر تو کاروں میں بھی ڈرائیور سے زائد سواری پر پابندی لگا دی جاتے اور ہوتا بھی ہے موٹر سائیکل پر بیٹھ کر آج تک شاید ہی کہیں ڈاکہ پڑا ہو ڈاکو ہمیشہ کاروں میں بیٹھ کر ڈاکہ ڈالتے ہیں شہر میں نوج کی موجودگی کی وجہ سے اس میں کچھ کمی واقع ہوئی ہے ورنہ دس سے لے کر پندرہ تک ڈاکے کراچی کا یومیہ کوٹہ ہیں مگر اس کے باوجود کاروں میں ڈبل سواری پر پابندی آج تک کی تاریخ میں کبھی نہیں لگی اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ ہمارا بڑا طبقہ، کاروں کا استعمال کرتا ہے لہٰذا انہیں کسی طرح ناراض نہ کیا جائے اور درمیانہ اور نچلا طبقہ چونکہ موٹر سائیکل کا استعمال کرتا ہے اس میں بڑا کوئی نہیں ہوتا ہے لہٰذا چھوٹوں کی حیثیت ہی کیا ہے امن و امان کے نام پر نزلہ ان پر گرا دو۔

پھر حیرت اس بات پر ہے کہ قانون کے محافظ تو سر عام اس قانون کی دھجیاں اڑا رہے ہیں یہ کیا قانون ہے کہ اس کے محافظ اس پر عمل سے مستثنیٰ ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اب جبکہ شہر میں جگہ جگہ فوجی چوکیاں اور موٹر موٹر پر فوجی جوانوں کا پیدل پہرا اور سڑک سڑک پر موبائل گھوم رہی ہیں تو اس کے باوجود یہ پابندی قطعاً غیر منصفانہ ہے اگر اتنے سخت انتظامات کے باوجود حکومت دہشت گردی کی کارروائیوں پر کنٹرول نہیں پا سکتی اور وہ ڈبل سواری پر پابندی کے لئے مجبور ہے تو پھر اسے چاہیے کہ اپنا بوریا بستر گول کر کے گھر بیٹھ جائے کیونکہ وہ عوام کو سکون آرام و سہولت فراہم کرنے میں قطعی ناکام ہے ڈبل سواری پاکستان کے ہر شہری کا حق ہے اور حکومتوں کا کام حقوق دلوانا ہوا کرتا ہے حقوق چھیننا نہیں۔

محمد اقبال، حیدرآباد

وفاتِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

انک میت وانھم میتون

بے شک تو بھی مرنے والا ہے۔ اور بے شک وہ بھی مرنے والے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سال مکہ میں رہے اس دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی رہی اور دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا اور تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی

جن کا حریم ارض و سما میں نہیں جواب ان رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی ابتدا سر کے درد سے ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رونق افروز تھے پھر حضرت میمونہؓ کے دولت کدہ میں تشریف لے گئے درد نے شدت اختیار کی اسی حالت میں باری باری سب ازواج مطہرات کے گھروں میں آتے جاتے رہے۔

اب درد سر کے ساتھ بخار بھی شروع ہو گیا اور مرض دن بدن بڑھتا گیا جب بیماری میں بہت شدت آگئی تو تمام بیبیوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر بیماری کے ایام گزارنے کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار دے دیا۔ اب رحمت عالم ہیں حضرت عائشہؓ کا حجرہ پُرانوار ہے۔ اور تیمارداری کے لیے امت کی مقدس مائیں ہیں۔ چودہ روز بیماری کے ایام حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں گزارے اور اسی رشک فردوس حجرہ میں (سوموار) کے روز چاشت کے وقت دنیا کو خیرآباد کہہ کر ملاءِ اعلیٰ کو تشریف لے گئے تنویر کائنات کی وفات ہو گئی صلی اللہ علیہ وسلم۔

تاریخ اور سیرت کی کتابیں اس پر متفق ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ماہ ربیع الاول میں دو شنبہ (سوموار) کے دن ہوئی اسی طرح اس پر بھی اتفاق ہے کہ آپ کی وفات حسرت آیات بھی ماہ ربیع الاول دو شنبہ ہی کو ہوئی البتہ ولادت اور وفات کی تاریخیں مختلف ہیں صحیح اور محقق قول کے مطابق ولادت کے دن ربیع الاول کی نو (۹) اور وفات کے دن ربیع الاول کی بارہ (۱۲) تاریخ تھی۔

بارہ ربیع الاول کو آپؐ کی وفات ایک ایسی حقیقت ہے جسے مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے اور اس قدر شہرت حاصل ہے کہ عوام ماہ ربیع الاول کو بارہ وفات کے نام سے موسوم کرتے ہیں سن گیارہ ہجری میں بارہ ربیع الاول دو شنبہ کا دن تھا جس میں دنیا کا عظیم ترین حادثہ اور سب سے بڑا المناک سانحہ پیش آیا سید کائنات رحمت عالم ہادی اعظم پیغمبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیائے آب و گل سے رخصت ہو کر رفیق اعلیٰ سے جا ملے، کائنات سونی ہو گئی، ہر طرف افسردگی اور غم و اندوہ کی فضا چھا گئی مسلمانوں کے چہرے مرجھا گئے سینے رنج و غم سے ابلنے لگے، کلیجے منہ کو آنے لگے، ہر مسلمان کی آنکھیں اس صدمہ جانکاہ پر اشکبار ہیں ہر صاحب ایمان اپنی متاع عزیز سے محرومی پر دلفگار ہے، ہمتیں پست ہو گئیں، کمریں ٹوٹ گئیں، سوچیں بکھر گئیں ہچکیاں بندھ گئیں، کئی مسلمان اس المناک صدمے کی تاب نہ لا کر وقتی طور پر ذہنی توازن کھو بیٹھے۔

پوری کائنات رحمت کائنات کی رحلت پر تصویر غم بنی ہوئی ہے۔ ہفت آسمان مصروف گریہ ہیں عرش و کرسی اشکبار ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباسؓ ایسی باوقار شخصیت حیرت و وارفتگی میں گم ہے

اس عظیم المیہ پر حضرت عمر فاروق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی بات بھی سننا گوارا نہیں کرتے، حضرت علیؓ درد و کرب اور اندوہ و غم سے بیتاب ہیں۔ اور زبان سے کہہ رہے ہیں آپؐ میری آنکھوں کا نور تھے اس لیے آنکھوں نے آپ پر آنسو بہائے آپ کے بعد جو جا رہے وہ جائے مجھے تو زیادہ آپ ہی کی فکر تھی اگر آپ نے صبر کا حکم نہ دیا ہوتا اور بے صبری سے منع نہ فرمایا ہوتا تو آج ہم آپ پر رو رو کر جسم کا سارا پانی ختم کر دیتے۔

جگر گوشۂ رسول فاطمۃ البتولؓ اس صدمے کی شدت اور اس حادثے کی اذیت کا اظہار اس طرح فرما رہی ہیں۔

مجھ پر اس قدر مصیبتیں آپڑی ہیں کہ اگر وہ دنوں پر پڑتیں تو وہ بھی ان کی تاب نہ لا سکتے اور اپنی روشنی کھو بیٹھتے

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا صدمہ اس قدر المناک اور دردناک ہے کہ پوری انسانیت کو ایسا صدمہ کبھی نہ پہنچا۔

حضرت امام باقر فرماتے ہیں اگر کبھی تم پر کوئی مصیبت آجائے تو اس مصیبت کو یاد کیا کرو جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ہر مسلمان کو پہنچی اور اولاد آدم کو اس سے بڑھ کر کوئی صدمہ نہیں پہنچے گا۔

حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضور مرض الموت میں سر کو ایک پٹی سے باندھے ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے، ہم سب اس وقت مسجد میں تھے آپؐ سیدھے منبر کی طرف چلے اور اس پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔ ہم نے منبر کو گھیر لیا آپ نے خطبہ شروع کر دیا۔ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں ٹھیک اپنے مقام سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں ایک بندے پر دنیا اور اس کی زینت اور آخرت پیش کی گئی۔ لیکن اس بندے نے (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آخرت کو اختیار کیا اس ارشاد کی تہہ تک کسی کی رسائی نہ ہوئی سوائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ان کی آنکھیں مینہ برسانے لگ گئیں آپ بہت روئے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے رخصت ہو جائیں گے۔ کہنے لگے نہیں، نہیں ہم آپ پر اپنے باپوں اپنی ماؤں اپنی جانوں کو اور اپنے مالوں کو قربان کر دیں گے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اتر آئے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں جس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے مدینہ منورہ کی ہر چیز منور اور روشن ہو گئی تھی (یہ روحانی پاکیزہ

روشنی تھی، اور جس روز حضورؐ کی وفات ہوئی تو مدینہ کی ہر چیز تاریک ہوگئی تھی ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مٹی سے ہاتھ بھی جھاڑنے نہ پائے تھے کہ ہم نے اپنے دلوں میں تغیر پایا تھا (شمائل ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بہت کمزور اور نڈھال ہوگئی تھی۔ بخار نہایت تیز اور درد سر نہایت سخت تھا۔ درد اور کرب بے حد بڑھ گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہؓ کے گھر میں تھے آپ کو ٹائیفائیڈ فیور یعنی تپ محرقہ تھا اور شدید درد سر اس بخار میں درجہ حرارت بہت بڑھ جاتا ہے

مشکوٰۃ میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بخار تم سے دگنا ہوتا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطاب کرنا چاہتے ہیں اور بخار کی شدت کے باعث اٹھ نہیں سکتے بخار کو ہلکا کرنے کی غرض سے ارشاد فرماتے ہیں

مجھ پر سات مشکیں پانی کی بہاؤ جن کے منہ نہ کھلے ہوں تاکہ میں لوگوں کو خطاب کروں۔ ازواج مطہرات فرماتی ہیں ہم نے آپؐ کے جسم پر ان مشکوں سے پانی بہانا شروع کیا یہاں تک کہ آپؐ نے ہاتھ مبارک سے اشارہ کیا اور فرمایا اب بس کرو تم نے میرا حکم بجا لائیں۔ پھر آپؐ گھر سے نکل کر مسجد میں گئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور خطبہ دیا اور اس میں یہ بھی فرمایا۔ اگر میں کسی کو دوست بنانے والا ہوتا تو اپنی امت سے صرف ابو بکر صدیق کو بناتا لیکن (علاوہ اس کے) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے بھائی صحابی اور ساتھی ہیں۔

(بخاری شریف)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں جب حضورؐ پر بیماری نازل ہوئی تو آپ نے اپنی سیاہ چادر اپنے چہرے پر ڈالنی شروع کی جب سانس گھٹنے لگتا تو منہ کھول دیتے اسی حالت میں آپ نے فرمایا۔ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں (عبادت گاہیں) بنالیا۔

حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ وفات سے پانچ روز پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک خطبہ دیا جس میں تین وصیتیں فرمائیں۔

فرمایا ہر نبی کے لیے اس کی امت میں ایک خلیل تھا میرے خلیل ابو بکر صدیقؓ ابن ابو قحافہ ہیں اور تمہارے ساتھی اللہ کے خلیل ہیں دوسری وصیت یہ کہ پہلی امتیں اس لیے ملعون ہوگئیں کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں (عبادت گاہیں) بنالیا میں بہ سختی تمام تم کو اس کام سے منع کرتا ہوں الٰہی گواہ رہ! میں انہیں پہنچا چکا الٰہی گواہ رہ میں ان کو سنا چکا۔ الٰہی گواہ رہ میں نے تبلیغ کردی۔ پھر آپ پر غشی طاری ہوگئی۔ جب ہوش آیا تو تیسری وصیت فرمائی: میں تم کو تمہارے غلاموں لونڈیوں نوکروں چاکروں بیوی بچوں کے بارے میں خدا کی یاد دلاتا ہوں اور اس بات میں اللہ کو بیچ میں ڈال کر تم کو حکم دیتا ہوں کہ ان کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ ان پر ظلم نہ کرنا انہیں پیٹ بھر کر کھانے کو دینا تن ڈھانپنے کو کپڑا دینا ان سے بد خلقی اور سختی سے پیش نہ آنا۔ بلکہ نرم کلامی خوش اخلاقی اور نرمی سختی سے برتاؤ کرنا (طبرانی شریف)

حضرت فضل بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں آگے بڑھا دیکھا تو بخار چڑھا ہوا تھا۔ اور سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں منادی کرادو کہ تمام آجائیں جب سب لوگ جمع ہوگئے تو آپ نے اما بعد کہہ کر ارشاد فرمایا لوگو! تمہارے روبرو اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اجل قریب ہے ڈر ہے کہ تم میں سے کسی کا کوئی حق میرے ذمہ باقی نہ رہ جائے میں اعلان کرتا ہوں کہ اگر میں نے کسی کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچائی ہو تو وہ اٹھ کر مجھ سے جسمانی بدلہ لے تم کو معلوم ہے کہ میری طبیعت میں بخل کینہ اور دشمنی نہیں ہے۔ اور نہ یہ باتیں میرے لائق ہیں کوئی شخص اپنا حق مجھ پر باقی نہ رکھے اور اس بات سے نہ ڈرے کہ مجھ پر گراں گزرے گا تم میں میرا محبوب وہ ہے۔ جو آج صاف کہہ دے کہ میرا آپ پر یہ حق ہے اور پھر وہ مجھ سے وصول کرلے یا معاف کردے تاکہ میں صاف پاک ہو کر اللہ سے ملوں مجلس میں سے کوئی نہ اٹھا آپ نے فرمایا ایک دو مرتبہ کہنے سے کام نہیں بنے گا مجھے بار بار کہنا پڑے گا۔ پھر آپؐ منبر سے اترے اور نماز ظہر ادا فرمائی

(طبقات ابن سعد)

حضورؐ نماز کے بعد پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اپنی بات کا اعادہ فرمایا کہ اگر کسی کا حق میرے ذمہ ہے تو لے لو۔ اس پر ایک شخص کھڑا ہوا کہنے لگا میرے تین درہم آپؐ پر ہیں آپ نے مجھ سے ایک سائل کو دلوائے تھے میں نے نہیں مانگے اور شاید آپ کو بھی یاد نہ رہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فضل اسے تین درہم دے دو۔ فضل نے دے دیئے۔

وفات کے وقت حضورؐ کے قریب ایک پیالہ رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا آپ اس میں بار بار ہاتھ ڈالتے اور چہرے مبارک پر پھیرتے تھے اور کہتے اے اللہ! موت کی سختیوں پر میری مدد فرما۔

دلائل النبوت میں ہے کہ مرض الموت میں جبرائیلؑ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ نے بھیجا ہے مجھے آپ کی طرف واسطے آپ کی تکریم و تعظیم کے درحالیکہ یہ تعظیم و تکریم مخصوص آپ کے لیے ہے۔ پوچھتا ہے اللہ تعالیٰ آپ سے وہ چیز جسے وہ آپ سے زیادہ جانتا ہے کیونکہ وہ شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ فرماتا ہے کس طرح پاتے ہیں آپ اپنے تئیں؟ آپ نے فرمایا! اے جبرئیل پاتا ہوں میں اپنے تئیں غمگین۔ اے جبرئیل پاتا ہوں میں اپنے تئیں اندوہگین (یہ غم اور کرب حضورؐ کو اپنی امت کا تھا) پھر آئے جبرئیلؑ حضورؐ کے پاس دوسرے دن اور وہی کہا جو پہلے دن کہا تھا حضورؐ نے وہی جواب دیا جو پہلے دن دیا تھا پھر آئے جبرئیل حضورؐ کے پاس تیسرے دن اور وہی کہا جو پہلے دن کہا تھا۔ حضورؐ نے وہی جواب دیا جو پہلے دن دیا تھا اور آیا جبرئیل کے ساتھ ایک فرشتہ اور نام تھا اس کا اسمٰعیل جو حاکم ہے لاکھوں فرشتوں پر اور ہر فرشتہ ان میں سے حاکم ہے لاکھ لاکھ فرشتوں پر (یعنی تینوں دن جبرئیل اور اسماعیل حضورؐ کی عیادت کو آئے) پھر آیا جبرئیل (چوتھے دن) معہ ایک فرشتہ کے اور کہنے لگا حضورؐ! یہ ملک الموت ہے اجازت مانگتا ہے آپؐ کے پاس آنے کی نہیں اجازت مانگی اس نے کسی آدمی سے پہلے آپ کے اور نہ اجازت مانگے گا کسی آدمی سے بعد میں آپؐ کے

حضورؐ نے فرمایا اذن دو اس کو آنے کا۔ جبرئیلؑ نے اذن دیا پس ملک الموت آیا اور سلام کیا حضورؐ کو اور آپ نے جواب دیا۔ پھر ملک الموت نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف بھیجا ہے۔ اگر آپ فرمائیں تو آپ کی روح قبض کروں اور اگر فرمائیں تو چھوڑ دوں میں روح آپ کی۔ آپ نے فرمایا کیا کرے گا تو جو کچھ حکم کروں میں تجھکو؟ ملک الموت نے کہا ہاں اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ کی اطاعت کروں پھر حضورؐ نے جبرئیلؑ کی طرف دیکھا کہا جبرئیل نے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ سے ملنے کا مشتاق ہے پھر حضورؐ نے ملک الموت سے فرمایا! بجالا تو اس چیز کو کہ حکم کیا گیا ہے تو ساتھ اس کے۔ پس قبض کی روح ملک الموت نے حضورؐ کی (مشکوٰۃ بحوالہ بیہقی)

حضورؐ کی تجہیز و تکفین اور تدفین کے متعلق بعض باتیں ایسی تھیں جن کا دریافت کرنا ضروری تھا اور وہ باتیں حضورؐ کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا اس لیے صحابہ کرامؓ نے دریافت فرمایا۔ حضورؐ کیا آپ ہم سے رخصت ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا جدائی کا وقت نزدیک آگیا ہے اور لوٹنا ہے اللہ کی طرف اور جنت الماویٰ کی طرف۔ صحابہؓ: حضورؐ آپ کو غسل کون دے گا؟ رحمت عالم: میرے گھر والے قریبی پھر قریبی۔ صحابہؓ: آپ کو کفن میں کیا دیا جائے گا؟ حضورؐ: میرے ان ہی کپڑوں میں اور اگر تم چاہو تو مصری یا یمنی حلہ میں۔ صحابہؓ: آپ پر نماز کون پڑھے؟ رحمت عالم: جب تم مجھے غسل دے کر کفن پہنا لو پھر مجھے میری اسی چارپائی پر رکھ کر چارپائی کو قبر کے کنارے رکھ کر کچھ دیر کے لیے سب باہر نکل جانا سب سے پہلے حضرت جبرئیل مجھ پر نماز پڑھیں گے۔ پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت اور ان کے ساتھ فرشتوں کے لشکر نماز پڑھیں گے۔ پھر اہل بیت کے مرد آئیں گے۔ پھر عورتیں اور پھر تم آنا اور درود و سلام پڑھنا۔ (یہی حضورؐ کی نماز جنازہ تھی بغیر امام کے) صحابہؓ: حضورؐ! آپ کو قبر میں کون اتارے گا۔ رحمت عالم: میرے اہل بیت مجھے غسل دیں اور ان کے ساتھ رحمت کے بے شمار فرشتے ہوں گے۔ جو تمہیں دیکھتے ہوں گے لیکن تم انہیں نہ دیکھ سکو گے۔

سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے مطابق حضرت علیؓ نے جسد اطہر کو غسل دیا اور حضرت عباسؓ اور ان کے بیٹے فضلؓ نے ان کو ہاتھ بٹایا اور قثمؓ، اسامہؓ اور شقرانؓ پانی ڈالتے رہے جسد اطہر سے کپڑے نہیں اتارے گئے بلکہ لباس مبارک ہی میں پانی بہا دیا گیا۔

تدفین کے بارے میں اختلاف ہوا کسی نے کہا منبر کے پاس دفن کرو بعض نے بقیع کی رائے دی بعض نے مکہ مکرمہ لے جانے کو کہا۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ نبی کا جہاں انتقال ہوا ہو اسے وہیں دفن کیا جائے حضرت علیؓ نے کہا میں نے بھی حضورؐ سے یہی سنا ہے۔ چنانچہ متفقہ طور پر حجرۂ عائشہ میں دفن کرنے پر اتفاق ہو گیا۔

جنازہ سے مراد متعارف جنازہ نہیں بلکہ آپ پر صرف درود شریف پڑھا گیا۔ چونکہ حجرہ مبارک زیادہ تعداد کے لیے کافی نہ تھا اس لیے دس دس صحابہ کرام زیارت کی سعادت حاصل کرتے تھے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش صحابہ کرام کو یہ سعادت حاصل کرنے میں اتنا وقت صرف ہونا ضروری تھا اسی لیے لحد میں اتارنے کے لیے وقت زیادہ لگ گیا مگر نبی علیہ السلام کے جسد اطہر پر دنیا سے جانے پر کوئی بیرونی اثر نہیں ہوتا۔ جیسا کہ حضرت عزیر علیہ السلام ایک سو سال تک بلا کسی انسانی حفاظت کے زمین پر رہے جب کہ آپ پر موت طاری ہو چکی تھی مگر جسد اطہر پر کوئی خارجی اثر نہ ہوا۔ یہی کیفیت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کی تھی اور اب بھی ہے۔

ابو طلحہ زید بن سہل الانصاریؓ نے حجرہ کے اندر لحد کھودی منگل اور بدھ کی درمیانی شب میں متاع دارین کو آنسوؤں کی بارش میں قبر کے اندر اتارا گیا۔ عباس بن عبدالمطلب اور علی ابن ابی طالب اور قثم ابن عباس قبر میں اترے اور دو جہاں کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لحد میں رکھ کر باہر آ گئے۔ پھر سب نے حسب دستور قبر اطہر پر مٹی ڈالی اور حضرت بلالؓ نے قبر پر مشک سے پانی چھڑکنا سر کی جانب سے شروع کیا۔

بخاری شریف میں ہے کہ دفن کے بعد حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حضرت انسؓ سے کہا اے انس: تم لوگوں کے دل نے اس کو کیوں کر گوارا کیا کہ مٹی ڈالو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈال رہے تھے۔ تو تمہارے دل پر کیا گزری تھی۔

یہ حقیقت جملہ اہل عقل کو تسلیم ہے
عرش اعظم سے سوا بے شک ہے روضہ آپ کا
آپ کا مسکن بھی یہ ہے آپ کا مدفن بھی یہ
برتر ارض و سما بے شک ہے روضہ آپ کا

میری جان اس روضہ اقدس پر قربان جو لطافت اور پاکیزگی سے مالا مال ہے کیا اچھی آرام گاہ جس کی آغوش میں بہترین خلائق اور سردار بطحا آرام فرمائیں۔ آپ کی تعریف دنیا میں کوئی شخص کیا پیش کر سکتا ہے آپ کی بھرپور تعریف اور ثنا اللہ نے کی۔ مخلوق کے پروردگار نے ان پر اور ان کی آل پر درود و سلام بھیجا ہے۔

حضرت کعب احبارؓ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں اور لوگ بھی موجود تھے۔ حضرت کعبؓ نے فرمایا ہر روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اپنے پروں سے قبر مبارک کو ڈھانپ لیتے ہیں اور صاف کرتے ہیں اور آپ پر صلوٰۃ پہنچاتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے شام کے وقت چلے جاتے ہیں پھر دوسرے اور ستر ہزار فرشتے آتے ہیں وہ بھی اپنے پروں سے قبر مبارک کو ڈھانپ لیتے ہیں اور صاف کرتے ہیں اور آپ پر صلوٰۃ پہنچاتے ہیں یہ سلسلہ فرشتوں کا اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب آپ کی قبر شریف روز قیامت کو پھٹے گی۔ (دارمی شریف)

اپنی قبر شریف کی زیارت کے متعلق فرمایا۔ میرے انتقال کے بعد جس کسی حاجی نے میری قبر کی زیارت کی تو گویا اس نے میری حیات میں مجھ سے ملاقات کی۔

فرمایا جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود و سلام پڑھتا ہے تو میں اس کو خود سن لیتا ہوں لیکن جو دور کا رہنے والا ہے وہ مجھ پر درود و سلام پڑھتا ہے وہ فرشتوں کے ذریعہ مجھ پر پہنچا دیا جاتا ہے۔

اس امر پر امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمائے کرام کا اجماع ہے کہ زمین کا وہ پاکیزہ ٹکڑا جس کو جسد اطہر

باقی صفحہ ۲۴ پر

حکیم نذیر احمد شیخ

علاج بالقرآن

قرآن مجید کے نزول کے وقت اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس پاک اور مبارک کتاب کے فوائد اور مقاصد بیان فرماتے ہوئے اس کی ایک اہم خاصیت یوں بیان فرمائی "وننزل من القرآن ما هو شفاء و رحمة للمؤمنین" بلاشبہ یہ شفاء کا مظہر ہے لیکن ان کے لیے جو اس پر یقین رکھتے ہیں اس کی یہ صفت اسے پہلے آنے والی تمام آسمانی کتابوں سے ممتاز کر دیتی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر جسمانی اور روحانی علاج کے لیے قرآن پاک میں اس مرض کی شفاء کا نسخہ موجود ہے لیکن ان کے لیے جو اس پر یقین رکھتے ہیں اور عمل کرتے ہیں حافظ ابن القیم بیان کرتے ہیں کہ طالب علمی کے زمانے میں ان کو طبیب میسر نہیں تھا وہ اپنا علاج سورۃ الفاتحہ الحمد کی مدد سے کر لیا کرتے تھے۔ ان کو یہ نسخہ حضرت ابو سعید الخدری کی اس مشہور روایت سے حاصل ہوا جس میں انہوں نے بچھو کاٹنے کے بعد تڑپتے ہوئے ایک مریض کا درد سورۃ الفاتحہ کے دم سے دور کر دیا تھا۔ حضرت مولانا سید معین الدین فرماتے ہیں کہ وہ پچھلے بیس سالوں سے دل کے مریضوں کا علاج قرآن پاک کی اس آیت کو پڑھ کر کر رہے ہیں۔ "ولقد نعلم انک یضیق صدرک بما یقولون" اس آیت کریمہ پر اور اس کی برکت پر ان کا یقین کا عالم یہ تھا کہ ان کے اپنے بیٹے کو جب دل کا دورہ پڑا تو وہ کسی ماہر امراض قلب یا بائی پاس کرنے والے ماہر ڈاکٹر کے پاس جانے کے بجائے اللہ پاک کے کلام پر بھروسہ کرتے رہے اور ان کا بیٹا شفایاب ہو گیا قرآن مجید ایک ضابطہ حیات ہے اس میں عبادات اخلاق ملاقات قانون معیشت، نفسیات ایمان حتیٰ کہ سائنسی علوم کے بارے میں عملی اصول بھی موجود ہیں قرآن پاک مختلف مسائل کی جانب اشارے دے کر ہمیں تحقیق اور جستجو کی دعوت دیتا ہے اور ہمیں یہ موقع دیتا ہے کہ ہم ان اشارات اور ارشادات پر دانستہ تلاش کریں اور اپنی فلاح اور شفا حاصل کریں۔

غیبی افادیت کی ایک دلچسپ اور مفید مثال حضرت مریم علیہا السلام کے واقعے میں ملتی ہے یہ خاتون جنگل میں اکیلی زچگی کے عمل سے گزرنے کو تھیں ان کی دہشت کا یہ عالم تھا کہ وہ اس دہشت ناک مرحلے سے گزرنے کو تھیں اس دہشت ناک مرحلے سے گزرنے کی بجائے موت کی آرزو مند ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس مصیبت سے تکالیف کے بغیر گزر جانے کی آسان ترکیب یہ بتائی کہ وہ تازہ پکی ہوئی کھجوریں کھائے اور پانی پیئے اس خاتون معظم نے اس نسخہ پر عمل کیا تو وہ اس اذیت کے مرحلے سے بڑی آسانی کے ساتھ گزر گئیں پھر ان میں اتنی توانائی موجود تھی کہ وہ اپنے جلیل القدر مولود کو گود میں اٹھائے طویل مسافت طے کر کے اپنی بستی میں تشریف لائیں جب کہ ہماری خواتین چالیس دنوں تک بھی چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوتیں اس مفید مثال سے ہمیں طب میں پہلی مرتبہ فوری توانائی کا تصور ملتا ہے۔ ہماری بدقسمتی ملاحظہ ہو کہ ہم ابھی تک کھوئی ہوئی توانائی اور بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے کے لیے مختلف مشروبات اور گلوکوز کے مرہون منت ہیں جن کا مسلسل استعمال ذیابیطس کا باعث ہوتا ہے کھجور کے ان اثرات کو سامنے رکھتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشعل راہ کے طور پر متعدد فوائد بتائے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے دل نے کام کرنا چھوڑ دیا اور ان کو شدید دل کا دورہ ہو گیا کھجور اور اس کی گٹھلی سے علاج کر کے دنیا کو سکھا دیا کہ قرآن پاک جب کسی چیز کو توانائی اور طاقت کا مظہر قرار دیتا ہے تو پھر وہ بند ہوتے ہوئے دل کو بھی چلانے کی صلاحیت رکھتی ہے انہوں نے عوارض حیض کی ایک نہایت ہی خبیث بیماری کے علاج میں کھجور کی افادیت کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا مفہوم یہ ہے کہ میرے نزدیک عورتوں میں اسہال کی شدت اور بار بار آنے والی اذیت کے لیے تازہ کھجور سے زیادہ مفید کوئی دوا نہیں اور مریض کے لیے ثمر سے بہتر اور کچھ نہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کھانے والوں کو زہر کے اثر سے محفوظ رہنے کا مژدہ بھی سنایا ہے اور طب جدید اس امر کا اعتراف کرتی ہے کہ وہ چیزیں جو جگر کو تقویت دیتی ہیں اور اس کی حفاظت کرتی ہیں وہ زہروں کے اثرات کو زائل کر دیتی ہیں سورۃ والتین میں انجیر اور زیتون کی قسم کھائی گئی ہے۔ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ضمن میں ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی میوہ جنت سے زمین پر آ سکتا تھا تو وہ انجیر ہے اسے کھاؤ یہ بواسیر کو ختم کر دیتی ہے۔ اور نقرس یعنی چھوٹے جوڑوں کے درد کو مفید ہے ہمارا ایمان ہے

باقی صفحہ ۳۶ پر

قدرتی جڑی بوٹیوں سے علاج

گیس، بدہضمی، سینے کی جلن، جسمانی و اعصابی کمزوری، آج ہر گھر کا مسئلہ ہے۔ دیسی طریقہ علاج شفا بخش اور ہر منفی اثر سے پاک ہے۔

جواہر مہرہ خالص (مفرح دل و دماغ) ہمارے پاس تیار ملتا ہے (دمہ اور پتھری کی دوا مخصوص نسخہ) فی سبیل اللہ دی جاتی ہے۔ طبی مشورے کیلئے جوابی لفافہ آنا ضروری ہے۔

ایڈریس: حکیم نذیر احمد شیخ۔ تیسری منزل حلیم سینٹر روم نمبر ۱۱۲ B نزد صدر پوسٹ آفس عبداللہ ہارون روڈ کراچی۔ وقت ملاقات ۴ بجے تا ۸ بجے شام (علاوہ جمعہ)
فون نمبر: ۵۱۸۱۳۸

بنی اسرائیل کی تباہی کے اسباب

ابوالفضل ندوی

حضرت سلیمان علیہ السلام بانی مسجد اقصیٰ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد یہودیوں نے بے دینی اور بدعملی اختیار کرلی، تو مصر کا ایک بادشاہ ان پر چڑھ دوڑا آیا۔ اور بیت المقدس کا سامان سونے چاندی کا لوٹ کرلے گیا مگر شہر اور مسجد کو منہدم نہیں کیا۔

اس سے تقریباً چار سو سال کے بعد کا واقعہ ہے کہ بیت المقدس میں بسنے والے بعض یہودیوں نے بت پرستی شروع کردی اور باقیوں میں نااتفاقی اور باہمی جھگڑے ہونے لگے، اس کی نحوست سے پھر مصر کے کسی بادشاہ نے ان پر چڑھائی کردی اور کسی قدر شہر اور مسجد کی عمارت کو بھی نقصان پہنچایا پھر ان کی حالت کچھ سنبھل گئی۔

اس کے چند سال بعد جب بخت نصر شاہ بابل نے بیت المقدس پر چڑھائی کردی اور شہر کو فتح کرکے بہت سا مال لوٹ لیا۔ اور بہت سے لوگوں کو قیدی بناکر لے گیا اور پہلے بادشاہ کے خاندان کے ایک فرد کو اپنے قائم مقام کی حیثیت سے اس شہر کا حاکم بنادیا۔

اس نئے بادشاہ نے جو بت پرست اور بدعمل تھا، بخت نصر سے بغاوت کی تو بخت نصر دوبارہ چڑھ آیا۔ اور کشت وخون اور قتل وغارت کی کوئی حد نہ رہی، شہر میں آگ لگاکر میدان کردیا۔ یہ حادثہ تعمیر مسجد سے تقریباً چار سو پندرہ سال کے بعد پیش آیا۔ پھر یہود یہاں سے جلاوطن ہوکر بابل چلے گئے جہاں نہایت ذلت وخواری سے رہتے ہوئے ستر سال گذر گئے۔ اس کے بعد شاہ ایران نے شاہ بابل پر چڑھائی کرکے بابل فتح کرلیا۔ پھر شاہ ایران کو ان جلاوطن یہودیوں پر رحم آیا اور ان کو واپس ملک شام پہنچا دیا۔ اور ان کا لوٹا ہوا سامان بھی واپس کردیا۔ اب یہود اپنے اعمال بد اور معاصی سے تائب ہوچکے تھے۔ یہاں نئے سرے سے آباد ہوئے تو شاہ ایران نے تعاون سے پھر مسجد اقصیٰ کو سابق نمونہ کے مطابق بنادیا۔

یہ چار واقعات ہوئے، پانچواں واقعہ یہ پیش آیا کہ جب یہود کو یہاں اطمینان اور آسودگی دوبارہ حاصل ہوگئی۔ تو اپنے ماضی کو بھول گئے اور پھر بدکاری اور بداعمالی میں منہمک ہوگئے تو حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش سے ایک سو ستر سال پہلے یہ واقعہ پیش آیا کہ جس بادشاہ نے انطاکیہ آباد کیا تھا اس نے چڑھائی کردی اور چالیس ہزار یہودیوں کو قتل کیا چالیس ہزار کو قیدی اور غلام بناکر ساتھ لے گیا اور مسجد کی بھی بہت بے حرمتی کی۔ مگر مسجد کی عمارت بچ گئی مگر پھر اس بادشاہ کے جانشینوں نے شہر اور مسجد کو بالکل میدان کردیا۔ اس کے کچھ عرصہ کے بعد بیت المقدس پر سلاطین روم کی حکومت ہوگئی انہوں نے مسجد کو پھر درست کیا۔ اور اس کے آٹھ سال بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

چھٹا واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صعود اور رفع جسمانی کے چالیس برس بعد پیش آیا کہ یہودیوں نے اپنے حکمران سلاطین روم سے بغاوت اختیار کرلی۔ رومیوں نے پھر شہر اور مسجد کو تباہ کرکے وہی حالت بنادی جو پہلے تھی اس وقت کے بادشاہ کا نام طیطس تھا، جو نہ یہودی تھا نہ نصرانی، کیونکہ اس کے بہت روز کے بعد قسطنطین اول عیسائی ہوا اور اس کے بعد سے حضرت عمر بن الخطابؓ کے زمانہ تک یہ مسجد ویران پڑی رہی یہاں تک کہ آپ نے اس کی تعمیر کرائی۔

(بیان القرآن بحوالہ تفسیر حقانی)

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہودیوں نے مدینہ پاک میں خوب خوب شرارتیں کیں عہدوں کو توڑا اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کی نتیجہ یہ ہوا کہ آپ نے انہی کے قانون کے مطابق قبیلہ بنی قریظہ کو قتل کیا یعنی ان کے جوانوں اور لڑنے والوں کو اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قید کرایا اور قبیلہ بنی نضیر کو شام کی جانب جلاوطن کردیا اور ان پر جزیہ مسلط کردیا۔

(جلالین)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ ایسے مواقع پر قریظہ کی عادت قتل کرنا تھی، اور نضیر کی عادت جلاوطن کرنا، لہٰذا ان کے ساتھ وہی کیا گیا جو وہ دوسروں کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

(تعلیقات جدیدہ)

یہ نبی اسرائیل کی تباہی وبربادی کی نہایت اجمالی داستان ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ایک مدت دراز سے یہ قوم غیروں کی مشق ستم بنی رہی، انہوں نے ان کی شرارتوں مکاریوں اور بدعہدیوں کی وجہ سے کسی کو نہ چھوڑا، قتل وغارت گری کا بازار گرم کیا، نہایت بے دردی کے ساتھ ان کی عورتوں کی عزتیں لوٹیں بچوں کو مارا اور مردوں کو قتل کیا، یہاں تک کہ قبلہ بیت المقدس تک کو نہ بخشا، اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی، تورات کا نسخہ اٹھا لے گئے اور ان کا شیرازہ منتشر کردیا۔

یہ سب کچھ کیوں ہوا۔ شاید کوئی مادہ پرست اس کا یہ جواب دے کہ ان کی تعداد کم رہی ہوگی، ان کے

پاس اسلحے نہیں رہے ہوں گے یا فطری طور پہ بزدل رہے ہوں گے وغیرہ وغیرہ مگر ایک ایسا شخص جو اس کائنات کو اللہ تعالیٰ کی کائنات جانتا ہے اور ان میں ہونے والے حادثات و واقعات کی ساری کڑیوں کو مدبر کائنات ہی سے جوڑتا ہے اور اس بات کا یقین رکھتا ہے کہ اس عالم امکانی میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ خدائی اصولوں اور ضابطوں کے تحت ہوتا ہے وہ مادہ پرستوں جیسے سخیف اور جاہلانہ جوابات سے مطمئن نہیں ہو سکتا لہٰذا معلوم کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا اس عالم میں انسانوں اور جنوں کے متعلق خصوصاً یہ ضابطہ ہے کہ جو لوگ اللہ کی بھیجی ہوئی ہدایت پر کاربند رہتے ہیں اور دوسروں کو اس پر لانے کی جدوجہد کرتے ہیں، اور جن چیزوں سے باز رہنے کا حکم دیا، ان سے باز رہتے ہیں اور دوسروں کو باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں دنیا میں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو سرفرازی و بلندی نصیب فرماتے ہیں عزتوں اور شرافتوں سے نوازتے ہیں، اور ساری قوموں کو ان کے تابع فرمان بنا کر ان کے آگے جھکنے پر مجبور کر دیتے ہیں اور جو لوگ دنیاوی جھوٹی عزتوں اور اس کے عہدوں کے دام فریب میں الجھ کر ہدایات ربانی سے منہ موڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اس طرح ذلیل و خوار کرتے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے، سوچنے والے موجود رہتے ہیں، مگر حصار دشمناں سے نکلنے کی تدبیر نہیں سوچ سکتے، گتھیاں سلجھانے والے موجود رہتے مگر یہ گتھی سلجھنے کے بجائے مزید الجھتی چلی جاتی ہے اور علم کے بحر بیکراں کو اپنے فن شناوری سے پایاب بنا دیتے ہیں مگر جب دشمنوں کا سیلاب یورش میں آتا ہے تو اس کو پایاب بنانے کے بجائے بے قابو ہو کر اس میں بہہ جاتے ہیں۔

قوم بنی اسرائیل میں یہی امراض پرورش پانے لگے تھے اور ہدایات ربانیہ سے تیزی کے ساتھ دور ہو رہے تھے، ایک وقت وہ تھا جب سارے عالم کے لوگوں پر نگاہ الٰہیہ میں فوقیت رکھتے تھے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں موسلا دھار بارش کی طرح ان پر برس رہی تھی۔

اور فضلنٰھم علی العٰلمین کا تمغہ خوشنما دکھاتے پھرتے تھے اور جعلناھم ملوکا و انبیا سے ساری قوموں پر بادشاہیت کرتے اور ہدایت جاری کرتے تھے اور آج یہ وقت آیا ہے کہ وجعل منھم القردۃ والخنازیر کا نہایت بدنما داغ اٹھائے پھرتے ہیں۔ اس لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جن جرموں اور گناہوں کی وجہ سے یہ قوم مقام بلند سے مقام پست کی جانب پھینک دی گئی ہے ان کا تذکرہ کیا جائے اور ان سے سبق حاصل کیا جائے۔

نفاق و فریب کاری

کما قال تعالیٰ ومن الناس

من یقول اٰمنا باللہ وبالیوم

الاٰخر وما ھم بمؤمنین

یخدعون اللہ والذین

اٰمنوا (بقرۃ)

اور لوگوں میں بعض ایسے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے حالانکہ وہ کسی درجہ میں بھی مومن نہیں ہیں۔ یہ لوگ اپنے گمان میں اللہ اور ایمان والوں کو دھوکا دیتے ہیں۔

فساد کو اصلاح سمجھنا

کما قال تعالیٰ۔ واذا قیل

لھم لا تفسدوا فی الارض

قالوا انما نحن مصلحون

(البقرہ)

اور جب ان سے کہا جاتا کہ (کفر و نفاق) کر کے زمین میں فساد مت پھیلاؤ تو کہتے کہ ہم تو اصلاح ہی کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں ارشاد فرمایا

الا انھم ھم المفسدون

سن لو کہ وہی فساد کرنے والے ہیں۔

عقل مندی کو بیوقوفی سمجھنا

کما قال تعالیٰ۔ واذا قیل لھم

اٰمنوا کما اٰمن الناس قالوا

انؤمن کما اٰمن السفھاء

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ (کیونکہ ایمان لانا اور اس کے مقتضیات پر عمل کرنا عقل مندی ہے) جیسا کہ اور لوگ ایمان لائے تو وہ جواب دیتے کہ کیا ہم بیوقوفوں کی طرح ایمان لائیں! اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا:۔ الا انھم ھم السفھاء

آگاہ ہو جائے یہی بیوقوف ہیں۔

حق کو نظر انداز کر کے ہر شخص سے اس کے مطلب کی بات کرنا

کما قال تعالیٰ ۔ واذا لقوا الذین

اٰمنوا قالوا اٰمنا واذا خلوا

الیٰ شیٰطینھم قالوا انا

معکم انما نحن مستھزءون

اور جب ملتے ہیں اہل ایمان سے تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور جب اپنے لیڈروں کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم آپ لوگوں کے ساتھ ہیں ہم تو مسلمانوں کے ساتھ ہنسی کر رہے تھے۔

نعمت کی ناشکری

کما قال تعالیٰ۔ واذ قلتم

یٰموسیٰ لن نصبر علیٰ طعام

واحد۔ الخ (البقرہ)

اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ! ہم ہرگز ہرگز ایک قسم کھانے پر صبر نہیں کریں گے۔ لہٰذا اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لیے ان چیزوں کو پیدا کر دے جن کو زمین اگاتی ہے یعنی ساگ، ککڑی، گیہوں، مسور اور پیاز۔

مندرجہ بالا آیت میں یہودیوں کی ناشکری کا تذکرہ ہے

آیات الٰہیہ کا انکار اور

انبیاء کو ناحق قتل کرنا۔

کما قال تعالیٰ۔ ذالک بأنہم
کانوا یکفرون بآیات اللہ
ویقتلون النبیین بغیر الحق
(البقرۃ)

یہ ذلت و محتاجی اور غضب الٰہی اس وجہ سے ہے کہ وہ لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ اور نبیوں کو ناحق قتل کر ڈالتے تھے۔

چنانچہ ان لوگوں نے حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو قتل کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے گمان کے مطابق قتل ہی کر ڈالا۔ لیکن حقیقت میں قتل نہیں ہوئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمان پر اٹھا لیا۔

تفسیر جلالین میں ہے کہ ان بدبخت یہودیوں نے ایک ہی دن میں بیت المقدس میں ۴۳ نبیوں اور ۷۰ صالحین کو قتل کیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی بار بار قتل کرنے کی کوشش کی مگر حفاظت الٰہیہ سے بچ گئے۔

آیات الٰہیہ میں لفظی و معنوی تحریف کرنا

کما قال تعالیٰ ۔ وادخلو
الباب سجدا وقولوا حطۃ

اور دروازہ شہر میں جھکتے ہوئے جانا اور یہ کہتے ہوئے کہ ہمارے گناہ ساقط ہو جائیں۔

فبدل الذین ظلموا قولا غیر
الذی قیل لہم کو دوسری بات سے بدل دیا یعنی حطۃ کو دوسری بات سے بدل دیا۔ یعنی حطۃ کے بجائے حبۃ فی شعرۃ کہتے ہوئے اور سرینوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے یہ تو تحریف لفظی ہوئی اور تحریف معنوی کے بارے میں ارشاد فرمایا:۔

یحرفون الکلم عن مواضعہ
وہ کلموں کو ان کی جگہوں سے بدل دیا کرتے تھے۔

یعنی مقصد کچھ رہتا تھا اور بیان کچھ اور ہی کیا کرتے تھے

جان بوجھ کر ممنوع کے ارتکاب کا حیلہ

کما قال ۔ ولقد علمتم
الذین اعتدوا منکم
فی السبت فقلنا لہم کونوا
قردۃ خاسئین۔ (البقرۃ)

اور تم کو ان لوگوں کے بارے میں اچھی طرح معلوم ہے جنہوں نے سبت کے دن میں حد سے تجاوز کیا تھا تو ہم نے کہہ دیا تھا کہ تم سب بندر ہو جاؤ۔ ذلیل ہو کر۔

سنیچر کے دن میں بنی اسرائیل کو شکار کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ مگر ان لوگوں نے اس ممنوع کو کرنے کا یہ حیلہ تراش لیا کہ سمندر کے کنارے گڑھے کھود لیے اور سمندر سے نالیاں کھینچ لیں جس کے وجہ سے بظاہر وہ شکار کرتے نہیں تھے، مگر شکار ہو جاتا تھا مچھلیاں گڑھوں میں آجاتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس حیلہ و مکر کی وجہ سے ان سب کو حقیقی بندر بنا دیا جو تین روز تک زندہ رہے اس کے بعد مر گئے۔

پیغمبر کا حکم سن کر ماننے کے بجائے بخشانا

قال اللہ تعالیٰ۔ واذ قال
موسیٰ لقومہ الخ

اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔ تو وہ لوگ کہنے لگے، کہ کیا آپ ہم کو ہنسی کی چیز بنا رہے ہو اس کا واقعہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عامیل نامی مالدار شخص کو اس کے یکہ و تنہا وارث نے قتل کیا اور لاش کو ایک گاؤں میں پھینک آیا۔ پھر رونے چلانے لگا۔ موسیٰ کے پاس معاملہ آیا، تو انہوں نے وحی کے ذریعے قاتل کا نام بتا نا مناسب نہ جانا، کیونکہ اس میں ان لوگوں کے لیے انکار کی گنجائش تھی۔ لہٰذا حکم دیا کہ گائے ذبح کر کے اس کے کسی حصے سے مقتول کا کوئی حصہ مس کر دیا جائے، جس سے وہ زندہ ہو کر قاتل کا نام بتا دے گا۔ لیکن وہ لوگ ان سے حجتیں کرنے لگے اور پہلے تو بہت ہی سخت بات کی اور کہا کہ ہم سے مذاق کرتے ہیں اور اس کے بعد جب ان کو یقین ہو گیا کہ مذاق نہیں کرتے تو ذبح کرنے کی بجائے گائے اس کی عمر، رنگ اور کام والی یا بغیر کام والی وغیرہ کے متعلق سوالات کرنے جن کا مقصد یہ تھا کہ ذبح نہ کرنا پڑے مگر جب ہر سوال کا جواب پا گئے تو مجبوراً ذبح کیا۔ فذبحوھا وما کادو یفعلون۔ (البقرۃ)

عہدوں کو توڑنا

قال اللہ تعالیٰ۔ واذ اخذنا
میثاق بنی اسرائیل لا
تعبدون الا اللہ
(البقرۃ)

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرنا، والدین رشتہ داروں یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور لوگوں سے اچھی طرح بات کرنا یعنی نرمی، مدارت سے پیش آنا، نمازیں قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا، پھر تم لوگوں نے سوائے تھوڑے لوگوں کے روگردانی کی اور تم تھے اعراض کرنے والے یعنی تم لوگ ان عہدوں میں سے کسی عہد پر قائم نہ رہے، اور ایک ایک کر کے سب کو پامال کر دیا۔

اسی طرح ان سے یہ بھی عہد لیا گیا تھا کہ آپس میں خون ریزی نہ کرنا۔ اور اپنے لوگوں کو مجبور کر کے ان کے گھروں سے نہ نکالنا۔ اور اگر تم میں سے کوئی شخص کسی دشمن کے قید میں چلا جائے تو فدیہ دے کر چھڑا لینا۔ مگر ان لوگوں نے ان عہود پر بھی عمل نہ کیا۔ سوائے اس کے کہ کوئی اگر گرفتار ہو جاتا تو فدیہ دے کر چھڑا لیتے اگر ان سے کہا جاتا کہ آپس کے جنگ و جدال وغیرہ سے بھی منع کیا گیا ہے اس پر کیوں نہیں عمل کرتے تو جواب دیتے کہ ہم جس کے حلیف ہیں وہ ہم کو عار دلائیں گے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

افتؤمنون ببعض الکتاب و

تکفرون ببعض ۔

تو کیا تم لوگ بعض کتاب پر ایمان رکھتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو؟

حق بات کو ان سنی کرنا

قال اللہ تعالیٰ ۔ وقالوا قلوبنا غلف ۔

اور ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے دل غلافوں میں محفوظ ہیں ۔

یعنی جب اللہ کے پیغمبر ان کو حق بات کی دعوت دیتے تو ہمارے غرور و تکبر کے جواب دیتے کہ ہمارے پاس جو دین ہے، اور ہم جس طریقے پر زندگی گذار رہے ہیں وہی ہمارے لیے کافی ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور دین و طریقے کی حاجت نہیں ہے

بلند و بانگ دعوے کرنا اور عمل میں کورے رہنا

یہود کہتے تھے کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں ۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ ہم کو سزا نہیں دے گا خواہ ہم کچھ بھی کریں۔ بلکہ آگے بڑھ کر یہاں تک دعویٰ کرتے تھے کہ جنت میں ہم لوگوں کے علاوہ کوئی داخل نہ ہوگا اور اعمال کا یہ حال تھا کہ کسی عمل پر بھی قائم نہیں تھے بلکہ اللہ کے ایک ایک حکم کو توڑ چکے تھے، جیسا کہ گذر چکا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے جواباً ارشاد فرمایا: ۔

قل ان کانت لکم الدار الاخرۃ الخ

اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر دار آخرت سب لوگوں کو چھوڑ کر تمہارے لئے مخصوص ہے، تو کیوں دنیا کی الجھنوں اور اور اس کے غم و آلام میں پھنسے ہوئے ہو جلد از جلد موت کی تمنا کرو (اور پہنچ جاؤ اپنی جنت میں) اگر اپنے دعوے میں سچے ہو۔

موت سے ڈرنا اور طویل زندگی کا خواہشمند ہونا

قال اللہ تعالیٰ ۔ ولتجدنھم احرص الناس علی حیوۃ ومن الذین اشرکو ۔ الخ

(البقرہ)

اور تم یہودیوں کو تمام لوگوں سے زیادہ زندگی کا حریص پاؤ گے ۔ اور ان لوگوں سے بھی زیادہ جو مشرک ہیں ۔ ان میں کا ایک ایک فرد ہزار ہزار برس زندہ رہنا چاہتا ہے ۔ یہ اس وجہ سے کہ یہ لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ اپنے ان جرموں اور معاصی کے ساتھ اگر اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو گئی تو سخت سزا دی جائے گی لہٰذا مرنا ہی نہیں چاہتے ۔

کتاب الٰہی کو نظر انداز کرکے جادو ٹونے اور ٹوٹکے میں مبتلا ہونا

قال اللہ تعالیٰ ۔ نبذ فریق من الذین اوتوا الکتاب کتاب اللہ وراء ظھورھم الخ ۔

ان اہل کتاب (یہود) نے اللہ کی کتاب (تورات) پس پشت ڈال دیا معلوم ہوتا تھا کہ اس کو جانتے ہی نہیں اور اتباع کر لیا اس جادو وغیرہ کو جو مملکت سلطان میں شیاطین جن و انس سنایا کرتے تھے، یہ اسی وجہ سے کہ کتاب الٰہی اور انبیاء پر سے ان کا اعتبار اٹھ گیا تھا۔ جس کی وجہ سے توہم پرستی پیدا ہو گئی تھی، جس کے نتیجے میں جادو ٹونے اور ٹوٹکے پر آ دمی گرتا ہی ہے جو دلیل ہے اس بات کی کہ شیاطین ان پر پوری طرح مسلط ہو چکے ہیں۔

حقارت پر عظمت کی ملمع سازی کرنا

قال اللہ تعالیٰ ۔ یاایھا الذین امنو لاتقولو راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا

یہودی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں آتے تو آپ کو نہایت حقیر سمجھ کر گفتگو کرتے مگر اس کے اوپر عظمت کا پردہ ڈال دیتے وہ اس طرح تخاطب میں الفاظ ذو معنیین استعمال کرتے، جس میں ایک معنی عظمت پر دلالت کرتا، اور دوسرا حقارت پر، مگر یہ لوگ حقارت والا معنی مراد لیتے چنانچہ جب ان کو یہ کہنا ہوتا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو میں ہماری رعایت فرمائیے، اور ہم پر نظر رکھیے، اور گفتگو اس طرح کیجئے کہ ہم بھی پوری بات سمجھ سکیں تو لفظ راعنا استعمال کرتے جس کا عربی معنی یہ ہے کہ ہماری رعایت کیجئے مگر ان کی زبان میں اس کا معنی احمق اور چرواہے کے ہیں ۔ اور یہ لوگ یہی معنی لیتے تھے ۔

پاکباز لوگوں کو تہمت لگانا

حضرت مریم علیہ السلام قدرت خداوندی سے بغیر شوہر کے جبرئیل امین کے پھونک مارنے سے حاملہ ہو گئیں ۔ لڑکے (عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بعد اس اٹھائے ہوئے قدیم مستقر کی جانب آئیں ۔ تو یہودیوں نے دیکھتے ہی ان پر زنا کی تہمت لگا دی اور کوئی تحقیق نہیں کی ۔ حسب کہ ان کی پوری پاکیزہ زندگی ان کے سامنے تھی ۔ کہنا شروع کیا کہ اے مریم تو نے ایک عظیم شے کا ارتکاب کیا ہے اے ہارون کی بہن تمہارے والد تو برے آدمی نہ تھے ، اور نہ تمہاری ماں ہی بدکار تھی ، تو تم نے آخر یہ حرکت کیوں کر ڈالی اس الزام کا جواب گہوارے میں پڑے ہوئے عیسیٰ علیہ السلام نے اگرچہ اسی موقع پر دیدیا تھا اور فرمایا تھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں ، مجھ کو اس نے کتاب دی ہے اور مجھ کو نبی بنایا ہے اور جس جگہ بھی میں رہوں مجھے برکت والا بنایا ہے الخ مگر پھر بھی یہ شریر لوگ نہیں مانے اور اتہام ہی پر مصر رہے ۔

پیغمبر اسلام پر کفر کا الزام لگایا

قال اللہ تعالیٰ ۔ وما کفر سلیمان ولکن الشیٰطین کفروا یعلمون الناس السحر (البقرہ)

سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں جنوں ، پرندوں چوپایوں اور ہواؤں وغیرہ سب پر حکومت عطا کی تھی ، انتقال کے بعد ابلیس لعین نے ان کے مکانوں میں یہ پھونک دیا کہ یہ ساری حکومت جادو کے زور پر تھی ، اور زندگی میں ان پر بت پرستی کا الزام لگایا تھا ، جس کا اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت میں جواب دیا ہے ارشاد فرمایا : ۔

باقی ص۲۶ پر

عالمی مذاہب

سائنسی ترقی نے دنیا کو ایک قبیلے کی شکل دے دی ہے اس کے فاصلوں کو خشکی اور دوریوں کو قریب کر دیا ہے۔ سالوں کا سفر مہینوں، مہینوں کا ہفتوں، ہفتوں کا دنوں، دنوں کا گھنٹوں اور گھنٹوں کا منٹوں میں ممکن بنا دیا گیا ہے۔ جہاں سائنس نے اپنی ایجادات کے بل پر دنیا کے نقشے میں دیگر بے شمار اور مختلف النوع قسم کے رنگ بھر دیئے وہاں اس کا ایک رنگ ذرائع ابلاغ بھی ہے جس کی کارکردگی کی بدولت خواہ وہ پرنٹ میڈیا سے متعلق ہوں یا الیکٹرک میڈیا سے وابستہ یہ دنیا صحیح معاشیتوں میں ایک قبیلہ بن گئی ہے کیونکہ جس وقت کوئی چاہے تو اخبار کے صفحات پر یا ٹی وی کی سکرین پر یا ریڈیو کی زبان سے دنیا بھر کی خبریں اور معلومات حاصل کر لیتا ہے۔ اور انہیں اشیاء کے ذریعے مختلف قسم کے نظریات بھی دنیا کے چپے چپے میں پھیل گئے ہیں اور اسی کے خود تمدن اور معاشرت بھی دنیا کی تقریباً ایک ہو چکی ہے۔ ایسے حالات میں لازما دنیا کا مذہب بھی ایک ہونا چاہیے۔ میرا دعویٰ ہے کہ مذہب کے حوالے سے یہ ضرورت فقط اسلام ہی پوری کر سکتا ہے۔

دنیا میں رائج مذاہب میں سے وہ مذاہب جو قابل ذکر اور انٹرنیشنل درجے کے ہیں۔ ان کی تعداد چار ہے۔
(۱) اسلام (۲) عیسائیت (۳) یہودیت (۴) ہندومت
ان چاروں کے علاوہ دنیا کے ایک وسیع خطے پر ایک نظام اور بھی رائج رہا ہے سوائے اس کے ایک نظام تھا یا ہے اس کی حیثیت مذہب کی نہیں اس نظام کا بانی کارل مارکس کہتا تھا کہ مذہب انسانیت کے لیے زہر ہے یہی وجہ ہے کہ کمیونسٹ خدا کے منکر ہیں خواہ وہ خدا مسلمانوں کے اللہ تعالیٰ ہوں یا عیسائیوں کے یسوع مسیح ہوں چاہے وہ یہودیوں کا خدا ہو چاہے ہندوؤں کے دیوتا یا سکھوں کا گرو۔

کیونکہ جہاں خدا کا تصور آتا ہے وہاں لازمی طور پر مذہب کا سوال بھی پیدا ہوتا ہے۔ اب ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ اس بین الاقوامی دنیا کے لیے جس نے بہت سی چیزوں میں وحدت اختیار کر لی ہے۔ ایک واحد مذہب کی جو ضرورت محسوس ہو رہی ہے وہ صرف اسلام ہی پوری کر سکتا ہے۔

اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب یہ ضرورت اس لیے بھی پوری نہیں کر سکتے کہ یہ مذاہب مخصوص قبیلوں یا قوموں کے لیے آئے تھے اور ان مذاہب میں صرف ان قوموں کی ضرورت کو مدنظر رکھا گیا تھا اب ایسے مذاہب پوری دنیا اور عالم کے لیے کیونکر قابل قبول ہو سکتے ہیں جن کی تشکیل میں پوری کائنات کو مدنظر رکھا ہی نہیں گیا۔

موجودہ محرف انجیل میں بھی عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول موجود ہے

میں صرف اسرائیل بھیڑوں کو جمع کرنے کے لئے آیا ہوں کہ یہ منتشر نہ ہوں دوسری قوموں میں جو بھیڑیں ہیں

ان میں مجھے غرض نہیں۔

پھر اصل چیز دین ہے شریعتیں تو بدلتی رہی ہیں مگر دین ہمیشہ ایک سا رہا ہے۔ دین کے معنی اصول کے ہیں اور اصول دین میں توحید، انبیاء پر ایمان، ملائکہ پر ایمان یوم آخرت پر ایمان لوح قلم پر ایمان کتب سماویہ پر ایمان اور جنت و دوزخ پر ایمان شامل ہیں یہ چیزیں ایسی ہیں کہ جو تمام انبیاء کی تعلیم میں شامل رہی ہیں ان میں کبھی اختلاف نہیں ہوا۔ البتہ احکام شریعت میں تبدیلی ہوتی رہی ہے

اب اصول دین میں سے جو سب سے پہلی چیز ہے توحید وہ اسلام کے علاوہ بقیہ تینوں مذاہب میں مفقود ہے

حالت یہ ہے کہ ہمارے پڑوس میں آباد ہندوؤں ہی کو لے لیجئے۔ ہندوؤں کا قصہ بڑا عجیب سا ہے یہ دنیا کی سب سے بدترین مشرک قوم ہے شرک دنیا کی ہر قوم اور ہر معاشرے میں کسی نہ کسی دور میں رہا ہے مگر دنیا ترقی کر رہی ہے سوچ اور نظریات کے حوالے سے اسی ترقی کا نتیجہ ہے کہ اہل حجاز کے بت جن کو وہ پوجتے تھے آپ کو آج عالم وجود میں کہیں نہیں ملیں گے مصریوں کے بت ان کے عجائب گھروں کی زینت بن چکے ہیں یونانیوں کے بت ان کے فکر آثار قدیمہ کی ضرورت بن کر رہ گئے ہیں جاپانیوں کے بت بھی عجائب گھروں میں جا بیٹھے ہیں۔

لیکن! ہندو ایک ایسی قوم ہے جس نے ترقی نہیں کی یہ اس میدان میں اب تک دنیا کی دیگر قوموں سے چار ہزار سال پیچھے ہیں۔ ہندوؤں کے وہ خدا جو آپ تک گنے جا چکے ہیں ان کی تعداد تین کروڑ تین لاکھ ہے۔

ان کا سب سے پہلا خدا زمین ہے اور آخری کا کچھ پتہ نہیں کیونکہ یہ قوم ہر آن ہر ساعت میں کوئی نیا خدا گھڑ لیتی ہے۔

اگر آپ بھی ہندوستان جائیں تو آپ ان کے مندروں میں ان کے ایسے عجیب و غریب دیوتاؤں کو بھی دیکھ لیں گے جن کے دس دس ہاتھ اور ہر ہر سر میں کئی کئی آنکھیں اور زبانیں ہوتی ہیں

ہندو قوم دنیاوی طور پر غلام رہی ہے ساڑھے گیارہ سو سال تک ہندوستان پر اسلامی سلطنت کا دور گزرا ہے جب کہ ساڑھے آٹھ سو سال بدھ مت کا دور حکومت رہا ہے۔ اس دوران یہ قوم غلام رہی یہی وجہ ہے آپ کسی جدید ذہن ہندو کو جا کر پائیں وہ ایسی چاکری کرے گا کہ جواب نہیں کیونکہ غلامی اور چاکری اس کی مذہبی فطرت ہے۔ ایک طویل عرصہ غلامی میں گزارنے کی وجہ سے اس قوم کی فطرت اور اخلاق پست ہو چکے ہیں۔ آپ ان کی زندگی کا مطالعہ کریں تو آپ کو پستی ہر جگہ نمایاں نظر آئے گی۔ اب جب انہیں اقتدار ملا تو انہوں نے پستی کا مظاہرہ یہاں بھی خوب خوب کیا۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہندو خوف زدہ ہے وہ جب اپنے موجودہ دور کا مشاہدہ اور سابقہ دور کا مطالعہ کرتا ہے تو وہ ایک بہت بڑے اور واضح فرق کو محسوس کرتا ہے جو اقتدار اور غلامی کا ہے۔

تاریخ کے یہ دو متضاد رخ ہندو کے خوف کا سبب بنا

ہندو کو ڈر یہ ہے کہ اس کے ارگرد کی اقوام اس کی آزادی نہ چھین لیں یہی وجہ ہے کہ ہندوستانی حکومت اپنے عوام کا شکم اور چین بیچ کر اسلحے کے انبار پہ انبار لگائے جارہی ہے اس کی توسیع پسندانہ پالیسی بھی اسی خوف کی مرہون منت ہے ہندو سمجھتے ہیں کہ اگر ہم ہندوستان تک ہی محدود رہے تو ہمارے پڑوسی مستقبل میں ہمارے لیے خطرہ بن جائیں گے اس لیے قبل اس کے کہ وہ کچھ کریں انہیں ہڑپ کر جاؤ کی پالیسی بھارت کی ہر حکومت کی اولین سوچ اور ترجیح رہا ہے۔ نیپال نے ہندوستان کا کچھ نہیں بگاڑا مگر اسے ہندوستان کی جارحیت کا سامنا رہتا ہے

کشمیر میں بھارت اپنی کارروائی کا جواز یہ پیش کرتا ہے کہ وہ ہمارے ملک کے استحکام کے خلاف اقدامات کر رہے ہیں لیکن ان سے کوئی پوچھے کہ احمد آباد والوں کا کیا قصور ہے حیدر آباد دکن والوں کا کیا جرم تھا جونا گڑھ والوں کا کیا گناہ تھا گجرات والے کیوں تہ تیغ کیے جاتے ہیں۔ ہندو آپ کے ان سوالات کے جوابات نہیں دے سکتے۔

صورت حال یہ ہے کہ کہا تو یہ جاتا ہے کہ بھارت سیکولر ریاست ہے مگر حقیقت اس کے برعکس ہے وہ ایک ہندو ریاست ہے یہی وجہ ہے کہ وہاں مسلمانوں کا قتل عام بڑے منظم طور پر کیا جا رہا ہے تیس ہزار مساجد کی فہرست بنائی گئی ہے جو منہدم کرنی ہیں۔

ہندو سکھوں سے کہا کرتے تھے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں اور سکھ بھی یہی کہتے اب جب تک معاملہ بھائی بھائی کا تھا تو کچھ دقت نہ تھا لیکن جب ۸۴ء میں سکھوں نے کہا کہ نہیں ہم تمہارے بھائی نہیں تمہارے وجود سے نہیں ہمارا خون الگ ہے۔ تو پھر اسی ہندو نے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ سکھوں کے خون سے بھی ہولی کھیلنا شروع کی جو تادم تحریر جاری ہے

آپ اگر تاریخ کا جائزہ لیں تو آپ کو معلوم ہو کہ غرناطہ عالم اسلام کا دروازہ تھا عالم اسلام کے شیرازے کی یکجائی کا دارومدار غرناطہ ہی پر تھا اور جب صلیبی فوجیں غرناطے کو توڑ کر اس پر سے گزر آئیں تو سیدھا شام میں آکر انہوں نے پڑاؤ کیا اس وقت صلیبی کمانڈر نے کہا تھا اب ہماری اگلی منزل حجاز ہے اور غرناطے کے ٹوٹنے ہی کا نتیجہ آج ہمارے سامنے عالم اسلام کے پچپن ٹکڑوں کی صورت میں موجود ہے۔

ہو بہو یہی صورت ۱۹۷۱ء میں بھی پیدا ہوئی جب ۱۹۷۱ء میں ہندوستان نے مشرقی پاکستان کو الگ کر دیا تو ۱۹۷۲ء میں انڈین آرمی چیف نے بیان دیا کہ اب ہمیں ایران کی نیوی تباہ کرنی ہے۔۔ درمیان میں پاک نیوی کو تو وہ کچھ سمجھتے ہی نہیں تھے کیونکہ ۱۹۷۱ء میں ناکہ بندی کے ذریعہ وہ اس کا زور آزما چکے تھے۔

اب اگر عسکری اعتبار سے اور جغرافیائی حوالے سے آپ کراچی کا جائزہ لیں بالخصوص بندرگاہ کی وجہ سے تو یہ ہو بہو دوسرا غرناطہ ہے ۱۹۷۱ء کے بعد پاکستان کو بھی اس کا احساس ہوا یہی وجہ ہے کہ اب پاک نیوی کو مضبوط سے مضبوط تر بنایا جا رہا ہے۔

عام طور پر پاک نیوی کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کیے جاتے ہیں میں خود بھی اس کا شکار تھا مگر ڈاکیارڈ کے دورے اور وہاں موجود افسران سے اس موضوع پر گفتگو کے بعد میری اپنی سوچ پاک نیوی کے بارے میں یہ ہے کہ "وی. این مختصر مگر تباہ کن"۔

کشمیر کی صورتحال انتہائی دھماکہ خیز ہو چکی ہے تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی کسی قوم نے آزادی کی آرزو کی اور اس کے لیے قربانی دی تو تب اس قوم کی آزادی کو تلوار کی دھار پہ یا نیزے کی نوک پر یا بندوق کی نال پہ جھپٹا یا روکا نہیں جا سکا کشمیری بھی بیدار ہو چکا ہے اگرچہ اس میں انہوں نے خاصا وقت لیا ہے۔

اب بھارت بندوق کے زور پہ کشمیر کو آزادی سے روکنا چاہتا ہے جو قطعاً ناممکن ہے اصولاً بھی اور شماریاتی طور پر بھی حقیقت یہ ہے کہ ٹکڑے ٹکڑے ہونا بھارت کا مقدر بن چکا ہے ہندو بنئے کی غلامی کا تیرا دور بہت قریب آچکا ہے۔ کیونکہ کسی بھی ملک کے دفاع اور استحکام میں دو چیزوں کا بنیادی کردار ہوتا ہے، معیشت اور فوج، ان دونوں محاذوں پہ بھارت مشکلات کا شکار ہے۔ معاشی اعتبار سے تو بھارت اتنا بدحال ہو چکا ہے کہ کلکتہ کے فٹ پاتھوں پہ آپ کو بھائی بہن کی اور شوہر بیوی کی دلالی کرتے ہوئے عام نظر آسکتے ہیں عورتیں اپنی عزت کا سودا محض پانچ روپے میں کر لیتی ہیں یہ سب کچھ بھوک کے ہاتھوں ہے۔ جب کہ عسکری اعتبار سے حالت یہ ہے کہ بھارت کی تقریباً نصف فوج مسلمانوں سکھوں گورکھوں پر مشتمل ہے اور تین مقامات پہ بھارت آزادی کی تحریکوں کو دبانے کے لیے اپنی فوج استعمال کر رہا ہے کشمیر پنجاب آسام ان تینوں مقامات پہ بھارت اپنی فوج کے مندرجہ بالا تینوں حصوں کو استعمال نہیں کر رہا کیونکہ اسے ان پر اعتبار نہیں تو گویا بھارت کی نصف کے قریب فوج ان تینوں مقامات پہ ناقابل استعمال ہے۔

ڈھائی لاکھ فوج بھارت نے سیاچن میں لگا رکھی ہے اور کسی سپاہی کو ایک ہفتے سے زیادہ سیاچن پر نہیں رکھا جاتا ہر ہفتے سیاچن سے واپس جانے والی بھارتی فوج کا ۳۰ فیصد آنتوں کی سوزش کا مریض ہو چکا ہوتا ہے اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بھارتی فوج کس قدر تیزی سے بیمار ہو رہی ہے۔

ساڑھے چار لاکھ فوج وادی کشمیر میں موجود ہے جہاں بیس سے لے کر چالیس تک ان کے فوجی روزانہ مارے جا رہے ہیں اور کبھی کبھار کسی بڑے آپریشن میں یہ تعداد سو سے بھی متجاوز ہو جاتی ہے۔

بھارتی فوج کے جوانوں میں استعفے اور رخصت کا رجحان خاصا بڑھ چکا ہے۔ انڈین ذرائع ابلاغ کے مطابق سپاہی سے لے کر افسران تک درخواستیں پیش کر رہے ہیں کہ ان کی تقرری کشمیر میں نہ کی جائے اور درخواست کے مسترد ہونے پر سروس کو خیرباد کہہ دینے کا معمول بھی بڑھ چکا ہے۔

کسی بھی ملک میں اختیار کئے جانے کے حوالے سے پیشوں کی شرح کی درجہ بندی ہوا کرتی ہے جیسے پاکستان میں فوج کا نمبر پہلا ہے یعنی پاکستانی نوجوانوں کی اکثریت فوج میں جانے کو ترجیح دیتی ہے۔ لیکن بھارت میں فوج کا نمبر ایک سے چھٹے پر جا پہنچا ہے علاوہ ازیں کشمیر پنجاب اور آسام میں ان تحریکوں کے دبانے پر اس کا یومیہ اٹھارہ کروڑ روپیہ خرچ ہو رہا ہے اس طرح سے اس کے ماہانہ پانچ ارب چالیس کروڑ اور سالانہ ۶۴ ارب ۸۰ کروڑ

باقی صفحہ ۲۱ پر

مولانا اللہ وسایا

شعائرِ اسلامی اور قادیانی

شعائر اسلامی کا تحفظ چند سوالات کے عنوان سے اصغر علی گھرال کا مضمون روزنامہ "پاکستان" کی اشاعت ۳ اگست کے ادارتی صفحہ پر شائع ہوا ہے۔ موصوف نے قادیانیوں کا نقطہ نظر پیش کیا ہے اس پر ضروری گزارشات پیش خدمت ہیں مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزی دور حکومت میں مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لیے قادیانی فرقہ کی اس وقت بنیاد رکھی جب برصغیر کے مسلمان دیگر اقوام کے شانہ بشانہ آزادی وطن کے لیے قربانیاں دے رہے تھے انگریز سمجھتا تھا کہ برصغیر میں اصل قوت اور طاقت یا انگریز کے حقیقی دشمن صرف اور صرف مسلمان ہیں۔ مسلمانوں کی ملی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے انہوں نے مرزا قادیانی کو استعمال کیا اس سے دعویٰ نبوت کرا یا نئی امت کی بنیاد رکھی مرزا قادیانی نے انگریز کی اطاعت کو خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کی طرح فرض قرار دیا۔ انگریز کی مخالفت کو حرام قرار دیا۔ نہ صرف یہ کہ مرزا نے اپنے آپ کو انگریز کا خود کاشتہ پودا کہا بلکہ جہاد کو بھی حرام قرار دے کر انگریز کی اطاعت کی فرضیت کے لیے اپنی نبوت کی سند پیش کی۔

اس کی تفصیل مرزا قادیانی کی کتب تریاق القلوب شہادت القرآن کتاب البریہ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد میں موجود ہے۔ ستارہ قیصرہ تحفہ قیصریہ میں مرزا قادیانی کے وہ عریضے جو اس نے ملکہ وکٹوریہ کو تحریر کیے دیکھ کر معمولی سی غیرت و غیرت رکھنے والا شخص کی پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے ایک عامی انگریز پرست ہریالوزی کا سر لیس بھی انگریز کی اتنی خوشامد نہیں کر سکتا جتنی کہ مرزا قادیانی ایسے مدعی نبوت نے کی مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا اپنے آپ کو نبی و رسول کہا اپنے پر ایمان نہ لانے والوں کو کافر کہا اپنی جماعت پر پابندی عائد کی کہ وہ مسلمانوں سے شادی بیاہ نماز روزہ حج زکوٰۃ نماز جنازہ دینی و دنیوی ہر قسم کے تعلقات منقطع کر لیں یہ ایسے امور ہیں جن پر بارہا تمام قومی فورم پر بحث ہو چکی ہے قادیانی لٹریچر سے اس پر مزید دلائل کی ضرورت نہیں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ میں ان حقائق کو دیکھا جا سکتا ہے۔

قادیانیوں کا اپنے آپ کو مسلمان قرار دینا اور مسلمانوں کو بوجہ مرزا قادیانی پر ایمان نہ لانے کے کافر قرار دینا یہ وہ بنیادی وجہ ہے جس سے مرزائی مسلم تنازعہ نے جنم لیا آگے چل کر اس میں جتنی شدت آئی اس کی تمام تر ذمہ داری قادیانیوں کی انہی اشتعال انگیزیوں پر عائد ہوتی ہے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت سے لے کر ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کے سانحہ ربوہ تک ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈیننس سے لے کر شکانہ صاحب کے حالیہ مقدمہ تک ان تمام تنازعات میں قادیانیوں کی شرارت اور مبنی بر فساد اقدامات کو نظر انداز کرنا تاریخ اور حقائق سے صرف نظر کرنے کے مترادف ہو گا۔

مضمون نگار کا یہ فرمانا کہ اسلام کی ڈیڑھ ہزار سالہ تاریخ کے مختلف ادوار میں یہ الزام لگا کہ مسلمانوں نے کافروں کو زبردستی کلمہ پڑھوایا البتہ کلمہ پڑھنے والوں کو نوک شمشیر سے باز رکھنے کی کوئی مثال پہلے موجود نہ تھی بڑے احترام کے ساتھ درخواست ہے کہ مذکورہ بالا امر محل نظر ہے کلمہ پڑھنے والوں کو اس سے باز رکھنا یہ اقدام مسلمانوں نے کیا یا قادیانیوں نے ملاحظہ ہو قادیانی جماعت کا عقیدہ ہے کہ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں آئینہ صداقت ص ۳۵ مصنفہ مرزا بشیر الدین محمود پسر مرزا قادیانی یہ حوالہ بیانگ دہل اعلان کر رہا ہے کہ کروڑوں افراد امت مسلمہ کا کلمہ پڑھنا اور صبح و شام پڑھنا بے کار ہے ان کو یہ کلمہ تب تک اس وقت تک کفر سے نہیں بچا سکتا جب تک کہ تم مرزا قادیانی کی بیعت نہیں کر لیتے قادیانی جماعت کس زور و شور کے ساتھ عالم اسلام کے کل کلمہ گو مسلمانوں کو کلمہ پڑھنے کے باوجود دائرہ اسلام سے خارج قرار دے رہی ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی و روحی و جسدی کی ذات اقدس پر پکے ایمان و عقیدہ کے باوجود کلمہ پڑھنے کے باوصف قادیانیوں کے نزدیک کافر دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اور اگر اس پر مسلمان اپنے فطری ردعمل کا اظہار کریں تو قابل گردن زدنی آخر کیوں!

قادیانی جب کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں تو رسول اللہ کے مفہوم میں ان کے نزدیک مرزا قادیانی بھی شریک و حصہ دار ہوتا ہے۔ اس لیے کہ مرزا قادیانی نے خود کو محمد رسول اللہ کہا (ایک غلطی کا ازالہ مصنفہ مرزا قادیانی) اپنے آپ کو نبی کہا (حقیقت الوحی مصنفہ مرزا قادیانی) اپنے کو رسول کہا "پس خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (دافع البلاء ص ۱۱ مصنفہ مرزا قادیانی) مرزا غلام احمد کے بیٹے اور دوم امام محمد قادیانی کے بھائی مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنی کتاب کلمۃ الفصل میں تو یہ کہا کہ "پس مسیح موعود (مرزا) خود محمد رسول اللہ ہے جو دوبارہ دنیا میں اشاعت اسلام کے لیے آئے (ملاحظہ ہو فیصلہ جسٹس خلیل الرحمان خان) انہیں حوالہ جات کو جب عدالتوں میں زیر بحث لایا گیا تو بلوچستان ہائی کورٹ کے جسٹس امیر الملک لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس جناب محمد رفیق تارڑ سپریم کورٹ کے جج ہیں، جسٹس خلیل الرحمان جسٹس نذیر اختر وفاقی شرعی عدالت کے پانچ فاضل جسٹس صاحبان نے مختلف اپنے فیصلوں میں قرار دیا کہ قادیانی شرعی اسلامی اصطلاحات کو استعمال نہیں کر سکتے نیز یہ کہ ان کا مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ (حوالہ بالا) کہنا بالشبہ ۲۹۵ سی کے زمرہ میں آتا ہے ان حقائق کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اصل فتنہ کا باعث قادیانیت کے خطرناک خلاف اسلام عقائد ہیں جنہیں نظر انداز کرنا مسلمانوں کے لیے ممکن نہیں۔

مسلمانوں کی ملی وحدت کو تار تار کرکے کل عالم اسلام کے مسلمانوں کو کافر قرار دینا کیا کم سانحہ تھا کہ اس پر قادیانیوں نے یہ بھی اضافہ کر دیا کہ مرزا قادیانی محمد رسول اللہ ہے میں پوری دنیا کے انصاف پسند لوگوں سے دست سوال دراز کرتا ہوں کہ وہ بتائیں کہ کیا کوئی مسلمان مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ کے روپ

اور سیکنڈ ایڈیشن کے طور پر پیش کرنے کے نظریہ پر خاموش رہ سکتا ہے۔ اسے برداشت کر سکتا ہے بار بار یہ کہنا کہ قادیانی کلمہ پڑھتے ہیں حضور علیہ السلام کا نام لیتے ہیں مگر اس حقیقت کو نظرانداز کر دینا کہ وہ حضور علیہ السلام کے نام اور منصب میں مرزا قادیانی کو شریک کر کے شرک فی الرسالت کا ارتکاب کرتے ہیں کیا یہ انصاف کا خون نہیں۔ اس میں کوئی کلام نہیں مضمون نگار کے موقف سے مجھے ہزار فیصد اتفاق ہے کہ غیر مسلموں کو رحمت عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے اور تعریف کی اجازت ہے غیر بھی جو مدح و ثنا کریں یہ ہمارے لیے سراپا افتخار ہے فرض کیا کوئی غیر مسلم رام چند کو رسالت میں شریک یا اپنے کفر کو اسلام کے پردے میں چھپا کر پیش کرے یا کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر کے طور پر پیش کرے جیسا کہ مرزائی کرتے ہیں کہ مرزائیت کو عین اسلام اور اسلام کو عین کفر قرار دیتے ہیں تو یہ کیسے گوارہ کیا جا سکتا ہے کیا مضمون نگار اس واضح اختلاف کو نظرانداز کر کے باقی غیر مسلموں پر مرزائیوں کے کفر کو منطبق کریں گے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے لیجئے ایک ہندو اگر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف کر کے آپ کا نام لے کر اس کے پردے میں یہ کہے کہ ہندو عقائد کے باوصف مجھے مسلمان تسلیم کر لیا جائے تو ہندو عقائد کے باوجود اسے مسلمان قرار دیا جا سکتا ہے؟

یہی وہ مرکزی اختلافی نقطہ ہے جس پر غور و فکر کی ضرورت ہے کہ مرزائی السلام علیکم انشاء اللہ نکاح مسنونہ محمدہ و نصلی دعوت نامہ لکھ کر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ یہ دعوت نامہ ایک مسلمان کا دعوت نامہ ہے نیز یہ کہ ان کلمات کے استعمال کے پردے میں اپنی قادیانیت کو اسلام ثابت کرنا چاہتے ہیں کیا یہ قانون شکنی بغاوت اور مسلمانوں کے حقوق پامال کرنے کی سازش اور شرارت نہیں قادیانی حقوق کا رونا رونے والے مسلمان قوم کے حقوق کی قادیانیت کے ہاتھوں پامالی پر کیوں خاموش ہیں قادیانی قانون شکنی کے باوجود قانون و آئین میں دیئے گئے حقوق حاصل کریں یہ کیسے ممکن ہے۔ قادیانی حقوق کے طالب ہیں تو انہیں پہلے قانون کی پابندی کو شعار بنانا چاہیے ورنہ قانون شکن کے حقوق کی بات کرنا بجائے خود ایک سانحہ ہو گا۔

اسی جعل سازی اور دھوکہ و اشتباہ کی فضا کو ختم کرنے کے لیے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے بڑی طویل بحث اور تحقیق کے بعد مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا وہ جناب ذوالفقار علی بھٹو کا عہد تھا۔ مضمون نگار سے درخواست کرنے کی مجھے اجازت بخشی جائے کہ کیا قادیانی اس ترمیم کو تسلیم کرتے ہیں مرزا طاہر سے لے کر کسی بھی ذمہ دار قادیانی لیڈر کا ایک لفظ دکھایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے کہا ہو کہ ہم غیر مسلم ہیں اس کے علاوہ کیا یہ حقیقت نہیں کہ قادیانیوں نے اس ترمیم کو تسلیم کرنے سے عملاً انکار و بغاوت کی آئین میں غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے باوجود خود کو وہ مسلمان ثابت کرنے کے لئے مصر ہیں۔ اپنے ووٹ غیر مسلموں میں بنانے سے انکار کیا بلکہ مرزائیوں نے غیر مسلموں میں اپنے ووٹ بنوائے ان کو اپنی جماعت سے علیحدہ و خارج کر دیا اور خود کو حقیقی مسلمان اور مسلمانوں کو سرکاری مسلمان کہہ کر آئین کا مذاق اڑا رہے ہیں مردم شماری میں خود کو مسلمان ظاہر کر رہے ہیں اصل زیادتی ہے کہ وہ آئینی ترمیم کو تسلیم کرنے سے عملاً انکاری اور باغی ہیں کوئی فرد جماعت ادارہ یا قوم عوام یا عدالت ان کو قانون کا پابند بنانے کی بات کرے یا فیصلہ کرے بجائے اس کی تحسین و حمایت کے اس کی تنقیص و تنکیر کیوں؟ وہ کون سی مجبوری ہے جس کی مضمون نگار ایسے حضرات پاسداری کر رہے ہیں۔

اس میں کوئی کلام نہیں کہ ہر شخص کو اپنے عقیدہ کے اظہار کی اجازت ہونی چاہیے لیکن کیا ایک شخص عقیدۃً پاکستان کا مخالف ہو تو اس کو اجازت دی جائے گی کہ وہ اعلانیہ اپنے عقیدہ کے مطابق پاکستان کی مخالفت کرے اس طرح تو مضمون نگار کے نزدیک جی ایم سید پر پابندی بھی اس کی آزادی میں مداخلت قرار دی جائے گی۔ سندھ کے ڈاکو چوری اور ڈاکہ کو اپنا پیشہ اور حق سمجھتے ہیں کیا ان پر بھی پابندی قرار دیکر مضمون نگار جنرل آصف نواز صاحب کے فوجی آپریشن کو غلط قرار دیں گے۔ آگے چلنے سے پہلے آزادی کا مطلب واضح کرنا ہو گا۔ مثال کے طور پر دو شخص ایک مجلس میں اکٹھے بیٹھے ہیں ایک شخص نے اپنے ناک پر بیٹھی مکھی کو اڑانے کے لئے ہاتھ اس حد تک اٹھایا کہ اس کی زد دوسرے کے ناک پر بھی پڑی، دوسرے شخص نے احتجاج کیا کہ تم نے میری آزادی چھینی اس میں مداخلت کی پہلا کہتا ہے کہ تم یہ احتجاج کر کے میری آزادی میں مداخلت کر رہے ہو اب اس پہلے شخص کو سمجھایا جائے گا کہ ہاتھ اٹھانا مکھی اپنے ناک سے ہٹانا تمہارا حق ہے مگر اس حد تک کہ اس سے دوسرے کے حقوق یعنی ناک پر زد نہ پڑے۔ جو مرزائی اپنے غلط عقائد کرے گر اگر مسلمانوں کے عقائد سے متصادم ہوں گے تو اس کو روکنا ہر پاکستانی قانون و انصاف پسند کا فرض ہو گا۔

قادیانی قرآن و سنت کے احکام امت مسلمہ کے اجماع قومی اسمبلی کی ترمیم عدالتوں کے فیصلہ جات سے انحراف کریں گے۔ امت مسلمہ کے تشخص کو تباہ کریں گے۔ ان کے شعار اور وقار کو دھبہ لگائیں گے اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے اپنے کو مسلمان ثابت کریں گے تو ان کو بے شک کی قسم روکا جائے یہ حرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نہیں مسلمان کا شرعی و آئینی حق ہے اس سے صرف نظر خلاف عقل خلاف قانون ہو گا اس لیے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا تھا جس کے خلاف قادیانیوں نے وفاقی شرعی عدالت میں رٹ دائر کی قریباً ایک ماہ کی مسلسل سماعت کے بعد ہائی کورٹ کے پانچ جج صاحبان نے مرزائی رٹ کو خارج کر دیا اس کے خلاف انہوں نے وفاقی شرعی عدالت کی اپیل بنچ سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی موجودہ چیف جسٹس آف پاکستان جناب محمد افضل ان دنوں اپیل بنچ سپریم کورٹ وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس تھے۔ اس قادیانی مقدمہ پر انہوں نے فیصلہ لکھا اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کو برقرار رکھا قادیانیوں نے اپنی اپیل میں جو رویہ اختیار کیا اس کی تفصیل اسی فیصلہ میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ ان تمام فیصلوں اور مرحلوں کے بعد بھی قادیانی قانون کا احترام کرتے تو بات ختم ہو جاتی مگر اب بھی علاوہ قانون سے بغاوت و سرکشی کی راہ اپنائے ہوئے ہیں اور خود کو مسلمان کہلوانے پر اصرار کر رہے ہیں خود کو مسلمان اور مسلمانوں کو کافر قرار دینے کا ان کا محبوب مشغلہ جاری ہے قائد اعظم کے پاکستان اسلامی مملکت میں ظالم و قانون شکن کو مظلوم اور بے گناہ قرار دیا جا رہا ہے مظلوم اور قانون پسند کو ظالم اور تنگ نظر شمار کیا جا رہا ہے۔

علامہ اقبال کا حوالہ تنگ نظر علماء کے لیے مضمون نگار کو نظر آگیا مگر وہ یہ بھول گئے کہ علامہ اقبال نے قادیانیت کو

باقی ص ۲۹ پر

جناب عبدالحق تمنا

اسرائیل کو تسلیم کروانے کی سازش

چند دنوں سے اردو اور انگریزی کے مختلف اخبارات اور رسائل میں کچھ ایسے خطوط اور مضامین شائع ہو رہے ہیں جن میں حکومت پاکستان کو مشورہ دیا جا رہا ہے کہ وہ اسرائیل کی مملکت کو جائز تسلیم کرے اس سے سفارتی تعلقات قائم کرے۔ جواز اس کا یہ پیش کیا جا رہا ہے کہ حکومت پاکستان کے اس اقدام سے امریکہ میں یہودی لابی پاکستان کی مخالفت سے گریز کرے گی اور پاکستان کو اپنی ترقی کے لئے امریکہ سے مالی امداد ملنے میں آسانی ہو جائے گی۔

امریکہ کی مالی امداد یعنی قرضوں سے پاکستان میں جو ترقی اب تک ہوئی ہے اس پر تبصرہ کرنا اس مضمون کا موضوع نہیں، اتنا لکھنا کافی ہے کہ اگر ترقی کا مقصد اخلاقی اقدار کی گراوٹ ہے تو پاکستان نے واقعی بہت ترقی کی ہے۔

میں نے اُن خطوط اور مضامین کا جن کا تذکرہ اوپر کیا گیا ہے بغور مطالعہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ اس قسم کا مشورہ صرف دو قسم کے لوگ دے سکتے ہیں۔

پہلا گروہ تو ان ملحدین کا ہے جو انسانی حقوق کے تحفظ کے نام پر ہر اسلام دشمن شخص یا گروہ کی طرف داری میں پیش پیش نظر آتا ہے۔ اس گروہ کو کشمیر، برما، بوسنیا، فلسطین، فلپائن اور اریٹیریا کے مسلمانوں کے حقوق کی پامالی نظر نہیں آتی لیکن آزادی صحافت کے نام پر شیطان رشدی کو کروڑوں مسلمانوں کے دل دکھانے کی مکمل آزادی کا مطالبہ کرتا ہے۔

دوسرا گروہ قادیانیوں کا ہے جن کی پاکستان دشمنی اور اسلام دشمنی پر کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ قادیانیوں کی اپنی ایک کتاب ”ہمارے فارن مشنز“ (OUR FOREIGN MISSIONS) میں بڑے فخر سے یہ تحریر کیا گیا ہے کہ عبدالرحیم نیّر کو جو اسرائیل مشنز کے انچارج تھے اسرائیل کے صدر مملکت نے اپنے گھر مدعو کیا اور دو گھنٹے تک گفتگو کی۔ غور کرنے کی بات ہے کہ جس ملک میں عیسائیوں تک کو اپنے دین کی تبلیغ کی اجازت نہ ہو وہاں قادیانیوں کا صدر مملکت سے ربط و ضبط کیا معنی رکھتا ہے

حقیقت یہ ہے کہ ملحدین اور قادیانی دونوں ہی تو اسرائیل کے ایجنٹ ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ پاکستان ایک طرف تمام عربوں بلکہ دنیا کے تمام مسلمانوں سے تعلقات خراب کرلے اور دوسری طرف ہمیشہ کے لئے امریکہ کے قرضوں کے بوجھ تلے دبا رہے۔

یہ خیال کہ پاکستان اگر اسرائیل کو تسلیم کر لے گا تو یہودی پاکستانیوں کے دوست ہو جائیں گے خیال خام ہے۔ جن لوگوں کو یہودیوں کی فطرت اور ان کے عالمی سازشی منصوبوں کا علم نہیں وہی اس قسم کی غلط فہمی میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

ہفت روزہ ختم نبوت میں یہودیوں کی اسلام دشمنی پر تفصیل سے لکھنے کی گنجائش نہیں اس لئے میں قارئین کو چند مضامین اور کتابیں پڑھنے کا مشورہ دوں گا تاکہ وہ قادیانیوں اور ملحدوں کے مکروہ عزائم کو سمجھ سکیں اور یہودی سازشوں سے باخبر ہو جائیں۔

یوں تو تاریخ اسلام میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہودیوں کی دشمنی کی تفصیل پڑھی جا سکتی ہے لیکن حال ہی میں ہفت روزہ ختم نبوت (مؤرخہ ۸ تا ۱۴ مئی ۱۹۹۲ء، جلد نمبر ۹ شمارہ نمبر ۴۸) میں مولانا محمد شریف ہزاروی صاحب کا ایک مضمون بعنوان ”یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے دوست کیسے“ شائع ہوا ہے جو مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔

قادیانیوں کے یہود کے ساتھ گٹھ جوڑ کے بارے میں ہفت روزہ ختم نبوت (مؤرخہ ۵ تا ۱۱ جون، جلد ۱۱، شمارہ نمبر ۲) میں غلام مجتبیٰ صاحب کا مضمون ”مرزا قادیانی کے لئے ایک عظیم خدمت“ پڑھئے۔ اس کے علاوہ ختم نبوت کے پرانے پرچے اٹھا کر دیکھئے آپ کو اس موضوع پر بہت سے مضامین مل جائیں گے۔

یوں کئی سو کتابیں لکھی جا چکی ہیں جن میں یہودیوں کے سازشی ذہن کی عکاسی کی گئی ہے لیکن تقریباً ساری کی ساری انگریزی میں ہیں۔ میں چند بہت اہم کتابوں کے پڑھنے کی سفارش کروں گا۔

اس سلسلے میں اہم ترین کتاب ”عظیم تر اسرائیل کا خواب دیکھنے والے یہودیوں کا عظیم سازشی منصوبہ“ ہے مصباح الاسلام فاروقی صاحب مرحوم کی کتاب جیوش کانسپیریسی اینڈ دی مسلم ورلڈ کا ترجمہ ہے اس (JEWISH CONSPIRACY AND THE MUSLIM WORLD) اس کتاب میں پروٹوکولز آف دی لرنڈ ایلڈرز آف زیان PROTOCOLS OF THE LEARNED ELDERS OF ZION شامل ہیں جو خفیہ دستاویزات ہیں اور جن کی تعداد ۲۴ ہے۔ آسٹریا کے یہودی دانشور ہرٹزل نے ۱۸۹۵-۹۷ء میں سوئٹزرلینڈ کے شہر باسل میں ایک کانفرنس منعقد کی جس میں تمام دنیا سے بااثر ذہین ترین اور دولت مند یہودیوں نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں اسرائیل کے قیام اور تمام دنیا پر کنٹرول حاصل کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی۔ مذکورہ بالا دستاویزات جو عبرانی زبان میں تھیں تقسیم کی گئیں اور اتفاق رائے سے ان پر عمل کرنے کی تجویز منظور کی گئی۔ گو ان دستاویزات کو خفیہ رکھنے کی بے حد کوشش کی گئی لیکن یہ راز میں نہ رہ سکیں اور ان کا انگریزی میں ترجمہ ہو گیا۔ اردو ترجمہ عالمی ادارہ اشاعت علوم اسلامیہ، جھنگ ملتان سے مل سکتا ہے۔ اگر اس کتاب کا اردو ترجمہ دستیاب نہ ہو سکے تو ہفت روزہ تکبیر (مؤرخہ ۲۵ جولائی ۱۹۹۱ء) میں محمد صلاح الدین صاحب کا تحریر کردہ مضمون ”عالمی تنظیم نو محرکات، مضمرات اور تفکرات“ پڑھ لیں۔

ہنری فورڈ سینیئر (فورڈ موٹر کمپنی کے بانی) نے
۱۷ فروری ۱۹۲۱ء کو نیویارک کے اخبار "ورلڈ" کو انٹرویو
دیتے ہوئے کہا تھا :-

"ان دستاویزات کے بارے میں صرف
ایک بیان دینا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے
کہ واقعات بالکل اسی طرح ہو رہے ہیں
جس طرح ان دستاویزات میں منصوبہ بندی
کی گئی تھی۔"

اس کتاب کے پڑھنے کے بعد پاکستان کے ماضی کے حالات اور موجودہ حالات پر نظر ڈالئے تو آپ کو یقین ہو جائے گا کہ مشرقی پاکستان کا المیہ اور موجودہ لسانی منافرت، فسادات، ہنگامے، مہنگائی، افراط زر، معاشی بدحالی وغیرہ سب ایک سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ ہیں۔ سازشیں کروانے والے یہودی ہیں اور ان کے ایجنٹ پاکستانی۔

یہودیوں کی نہایت اہم کتابیں طالمود اور کبالہ ہیں جن کا مطالعہ بہت ضروری ہے یہ کتابیں عبرانی زبان میں ہیں اور بہت سے مضامین اور کتابچوں کا مجموعہ ہیں اور ان کا حجم کسی انسائیکلو پیڈیا سے کم نہیں۔ سارے کتابچوں کا ترجمہ بھی نہ ہو سکا لیکن ان کا خلاصہ ایک عیسائی کی کتاب "بے نقاب طالمود" انگریزی زبان میں شائع ہو چکا ہے۔ طریقے سے یہودی ان کتابوں کے احکامات کی روشنی میں اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ یہ دراصل تمام یہودی فرقوں کی مشترکہ شریعت ہے۔ طالمود کی تعلیمات کے مطابق یہودیوں کو زنا، تقیہ، عہد شکنی اور فریب دہی کی اجازت ہے۔ طالمود سے چند اقتباسات پیش کرتا ہوں :-

نوٹ :- یہودی تمام غیر یہودیوں کے لیے گوائے (گوئم) کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں جس کے لغوی معنی انسان نما جانور... ہیں۔ گوئے واحد ہے اور اس کی جمع گوئم ہے۔

اقتباسات (کتابچوں کے نام بریکٹ میں دیئے ہیں۔

۱۔ "صرف یہودی انسان ہیں۔ باقی دنیا کے تمام لوگ انسان نہیں بلکہ جانور ہیں۔" (بابا میزیا)

۲۔ "غیر یہودیوں کی ارواح شیطان کی فرستادہ ہیں اور ایسی ہیں جیسے جانوروں کی ارواح۔"
(شباث الطالمود)

۳۔ "وہ گوئے جو طالمود کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے سزائے موت کا مستحق ہے۔" (سین ہڈرن)

۴۔ "گوئم کو قتل کر دینے کی اجازت ہے۔"
(کتھوبا تھرا)

۵۔ "جہاں تک کسی کافر (یعنی غیر یہودی) کے حق ملکیت کا تعلق ہے تو اس کی ملکیت ایسی ہے جیسے ریگستان میں ایک قطعہ زمین جس کا کوئی مالک نہیں"
(بابا باتھرا)

۶۔ "ایک یہودی مرد کو ایک غیر یہودی عورت سے زنا کرنے کی اجازت ہے لیکن شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔" (اگیڈشاس)

۷۔ "جب کوئی یہودی یہ محسوس کرے کہ اس کی نفسانی خواہشات اس کے حواسوں پر چھانے

باقی صفحہ ۲۵ پر

روزانہ ایک سیب کھائیے
کبھی معالج کے پاس نہ جائیے!
داناؤں کا یہ مشورہ درست، بشرطیکہ آپ کا معدہ بھی درست ہو اور سیب کو جزوِ بدن بنا سکے
ہاضمہ خراب ہو تو اچھی سے اچھی غذا بھی نظامِ ہضم پر بار بن جاتی ہے اور آپ قدرت کی عطا کردہ بہت سی نعمتوں سے صحیح طور پر لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔
اپنی صحت اور تندرستی کی خاطر کھانے پینے میں احتیاط سے کام لیجیے۔ سادہ اور زود ہضم غذا کھائیے۔
پُرخوری سے بچیے۔ مرچ مسالے دار پکوانوں سے پرہیز کیجیے کیونکہ یہ معدے اور آنتوں کے افعال پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔
اگر کسی وقت کھانے پینے میں بے احتیاطی ہو جائے تو نظامِ ہضم کی شکایات مثلاً بدہضمی، قبض، گیس، سینے کی جلن، دردِ شکم اور کھانے سے بے رغبتی سے محفوظ رہنے کے لیے نئی کارمینا لیجیے۔ نئی کارمینا معدہ اور آنتوں کے افعال کو منظم و درست رکھتی ہے۔
نئی گول سٹیشی میں دستیاب ہے
نئی کارمینا
NEO CARMINA 150 Tablets
Hamdard Laboratories
نظامِ ہضم کی اصلاح کے لیے پُرتاثیر ہاضم ٹکیاں
خوش ذائقہ نئی کارمینا ہمیشہ گھر میں رکھیے
ہمدرد
Adarts-CAR-1/92

بقیہ: پریس کانفرنس

اخراجات ہوئے۔ آخر بھارت جیسا فقیر و مسکین ملک اتنے اخراجات کب تک برداشت کر سکتا ہے بہر کیف یہ تو بھارت کی حالت ہے۔ یورپ کی حالت دیکھیں وہاں بھی معاشی عدم استحکام روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے جبکہ اخلاقی اور معاشرتی اعتبار سے تو وہ پہلے ہی تباہ حال ہیں امریکہ کی صورت حال بھی ہمارے سامنے ہے اگر امریکہ کے انتخابی معرکے کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ امریکی عوام تذبذب کا شکار ہیں کہ ووٹ کس کو دیں۔ اس تذبذب کی بنیادی وجہ امریکہ کا پولیس مین کا کردار ہے اگر امریکی عوام عالمی سطح پر امریکہ کی چودھراہٹ سے خوش ہوتے تو وہ بے چون و چراں جارج بش کو ووٹ دیتے کیونکہ بش کے جیسے کارنامے جیسا کردار کسی بھی سابقہ صدر کے پاس نہیں۔ لیکن اس کے باوجود صورت حال اتنی گمبھیر ہے کہ ذرائع ابلاغ کو مقبولیت کی شرح فیصد پیش کرنی پڑ رہی ہے۔

جب کہ اندرونی صورت حال یہ ہے کہ نوجوانوں کو روزگار نہیں مل پا رہا ہے بے روزگاری بڑھتی جا رہی ہے تو یہ تو حال ہے۔ عیسائیت کا جبکہ یہودیت کا یہ عالم ہے کہ وہ کسی بھی غیر یہودی کو جینے کا حق تک نہیں دیتے سر دست ان کی بخت آزمائی صرف اسلام سے ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے چاروں طرف مسلمان آباد ہیں اور وہ مسلمانوں کی غصب کردہ زمین پر آباد ہیں لیکن اگر بالفرض وہ مسلمانوں کے خلاف کامیاب ہو جاتے ہیں تو وہ عیسائیت کو بھی نہیں بخشیں گے کیونکہ ان کا اور ان کا جھگڑا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور کی یادگار ہے

بحیثیت مذہب کے ہندومت، عیسائیت، یہودیت تینوں ناکام ہو چکے ہیں اب ایک بالادست مذہب اور نظام کی حیثیت سے اسلام کا نمبر ہے اور اسی کو ہم اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا نام دیتے ہیں۔

اور اسی چیز کو عالم کفر ہم سے زیادہ بہتر طور پر سمجھ چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دنیا بھر میں مسلمانوں پر ظلم و جبر و بربریت کے نئے دور کا آغاز کئے ہوئے ہے۔ کشمیر میں بھی مسلمانوں پر ظلم و جبر ہو رہا ہے کبھی مسلمان پر ظلم سری لنکا میں کبھی مسلمان پر ظلم اریٹریا میں کبھی مسلمان پر ظلم فلسطین میں کبھی مسلمان پر ظلم عراق میں کبھی مسلمان پر ظلم اور سب سے بڑھ کر بوسنیا میں کبھی مسلمان پر ظلم جہاں دو ماہ میں تقریباً ساٹھ ہزار مسلمان شہید کیے جا چکے ہیں اور اس کارروائی میں آٹھ سو طیاروں چار سو ٹینکوں اور تین ہزار توپوں نے حصہ لیا۔

غیر مسلم ممالک میں تو مسلمان بیدار ہو چکا ہے مگر مسلم ممالک کا مسلمان اب تک سو رہا ہے اسے بھی بیدار ہونا ہوگا ورنہ وقت کسی کو بار بار مہلت نہیں دیتا۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود ان کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا!

ساتویں عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی

اخباری جھلکیاں

THE DAILY JANG LONDON THURSDAY 23 JULY 1992

برمنگھم میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۱۶ اگست کو ہوگی

برمنگھم میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۱۶ اگست کو ہوگی

برمنگھم (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ساتویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس اتوار ۱۶ اگست کو برمنگھم جامع مسجد میں منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس میں پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش سے علمائے کرام شرکت کریں گے۔ پاکستان سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا خان محمد، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، دارالعلوم کورنگی کراچی کے مہتمم مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی رفیع عثمانی جولائی کے آخری ہفتے میں کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن پہنچ جائیں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا منظور احمد الحسینی نے بتایا کہ کانفرنس میں شرکت کے لئے آنے والے علمائے کرام ...

THE DAILY JANG LONDON FRIDAY 10 JULY 1992

توہین رسالتؐ پر سزائے موت

قومی اسمبلی کے بعد سینٹ نے بھی بل منظور کر لیا

THE DAILY JANG LONDON TUESDAY 14 JULY 1992

معروف اسلامی سکالر ... انتقال کر گئے

مرحوم نے ایمپلز آن اسلام کے موضوع پر لکھے ہوئے مقالہ کا شمار کلاسیکی لٹریچر میں ہوتا ہے

THE DAILY JANG LONDON 5 AUGUST 1992

نوجوان نسل کی مذہبی تربیت پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے

مولانا خان محمد

THE DAILY JANG LONDON THURSDAY 6 AUGUST 1992

مفتی محمد رفیع اور مولانا یوسف لدھیانوی لندن پہنچ گئے

THE DAILY JANG LONDON FRIDAY 7 AUGUST 1992

مفتی رفیع عثمانی لندن پہنچ گئے

THE DAILY JANG LONDON THURSDAY 30 JULY 1992

گلاسگو میں ختم نبوت کے موضوع پر جلسہ

THE DAILY JANG LONDON SATURDAY/SUNDAY 1,2 AUGUST 1992

مسلمان ختم نبوت کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ مولانا خان محمد

THE DAILY JANG LONDON TUESDAY 11 AUGUST 1992

منکرین ختم نبوت کی سرگرمیوں کا سدباب وقت کی اہم ضرورت ہے

وہ یورپ اور امریکہ میں اشاعت اسلام کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب

[illegible]

THE DAILY JANG LONDON 12 AUGUST 1992

نئی نبوت اور نئی وحی پر ایمان لانے سے مذہب تبدیل ہو جاتا ہے

نئی نسل پر ختم نبوت کی اہمیت واضح کی جائے۔ مولانا آلتی اور مولانا رفیع عثمانی کا خطاب

[illegible]

قادیانیوں کی درخواست ضمانت مسترد

وہ اسلامی شعائر استعمال نہیں کر سکتے

لاہور ہائیکورٹ

[illegible]

جنگ لندن ۱۳ اگست ۱۹۹۲ء

نئی نسل کے ایمان پر ڈاکہ نہیں ڈالنے دیا جائے گا

لیسٹر میں علماء کا خطاب

[illegible]

THE DAILY JANG LONDON
SATURDAY/SUNDAY 15,16 AUGUST 1992

عالمی ختم نبوت کانفرنس کو کامیاب بنانے کی اپیل

[illegible]

ساتویں عالمی ختم نبوت کانفرنس کل برمنگھم میں ہو گی

[illegible]

بھارت کس منہ سے انسانی حقوق کی بات کرتا ہے۔ مولانا راشدی

جماعت احمدیہ کی کانفرنس میں ہندوستان زندہ باد کے نعرے

[illegible]

مولانا زاہد کی برطانیہ آمد

[illegible]

مولانا محمد رفیع عثمانی اور مولانا یوسف لدھیانوی کے نماز جمعہ کے پروگرام

[illegible]

THE DAILY JANG LONDON FRIDAY 14 AUGUST1992

قادیانیوں سے ہمارا مطالبہ بس اتنا ہے کہ وہ خود کو مسلم نہ کہیں

[illegible]

[illegible]

THE DAILY JANG LONDON MONDAY 17 AUGUST1992

آئین کی خلاف ورزی پر قادیانیوں کیخلاف بغاوت کا مقدمہ چلایا جائے

وہ مسلسل مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیزی کر رہے ہیں۔ عالمی ختم نبوت کانفرنس کا مطالبہ

[illegible]

TUESDAY 18 AUGUST1992

بوسنیا کے مسلمانوں پر مظالم کی انتہا کر دی گئی ہے

انگلستان کے مسلمانوں نے ہمارے دل موہ لئے ہیں۔ مفتی اعظم بوسنیا کا خطاب

[illegible]

THE DAILY JANG LONDON
SATURDAY/SUNDAY 8,9 AUGUST 1992

اسلام دشمن قوتوں کے ناپاک عزائم کا متحد ہو کر مقابلہ کیا جائے

جمعہ کے اجتماعات سے مولانا رفیع عثمانی، مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا زاہد الراشدی، جسٹس مولانا تقی عثمانی اور حاجی یعقوب بادا کا خطاب

لندن (پ پ) عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور اس کا تحفظ کرنا ہر مسلمان کا بنیادی فریضہ ہے۔ جو لوگ اس عقیدے کے خلاف کسی طرح کی تبلیغ میں مصروف ہیں ان کی سرگرمیوں کا سد باب کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ ان خیالات کا اظہار مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد رفیع عثمانی ...

THE DAILY JANG LONDON MONDAY 10 AUGUST 1992

جماعت احمدی کے ارکان سیاسی پناہ کیلئے مظالم کی جھوٹی داستانیں بیان کر رہے ہیں

برطانوی شہروں میں ختم نبوت کانفرنسوں سے علماء کرام کا خطاب

لندن (پ پ) جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد کے ... پاکستانی حکومت اور علماء کرام ... ختم نبوت ...

بقیہ: بنی اسرائیل کی سازش

فرقہ واریت
تشدد کا رجحان
کیوں؟

علامہ احمد میاں حمادی
قسط دوم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو گستاخ رسول کہنا اصلی گستاخوں کی حفاظت کرنا ہے موجودہ مذہبی منافرت و فرقہ واریت میں تشدد کا عروج مذہب کی آڑ میں مذہب دشمنی اور عشق رسول کے نعرہ کی آڑ میں توہین رسول اکرم کے مرتکب ہوش کریں۔ لادین لابی اور منکرین ختم نبوت کا ایجنٹ بننے سے گریز کریں ورنہ امت مسلمہ ایسے افراد کا محاسبہ خود کریگی۔ جب سے ملک میں پہلی بار گستاخی رسول روکنے کے لئے دفعہ ۲۹۵ سی نافذ ہوئی ہے تب سے ایک فرقہ کا لبادہ اوڑھے چند اصلی گستاخان رسول کی ہی شہ پر اس مقدس قانون کو غیر موثر اور مشکوک بنانے کی گھناؤنی سازش میں مصروف عمل ہو گئے ہیں۔ جن کا مشن یہ ہے کہ سب کو گستاخ رسول کہدو تا کہ ملکی انتظامیہ اصلی گستاخوں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے سے گریز کرے۔ یہ نہایت افسوسناک صورتحال ہے جس کا عوام اور حکومت کو بلا تاخیر نوٹس لینا چاہئے۔ مذہبی آڑ میں مسلح جدوجہد کی دھمکیاں دینے والوں کو حکومت بلا تاخیر گرفتار کرے اور سخت سزائیں دے ایسے لوگ غدار رسول اور دین اسلام و مسلمین کے بدتر دشمن اور غدار ہیں اس قسم کے افراد کو ڈھیل دینا یقیناً حکومتوں کی مجرمانہ غفلت اور اسلام و ملک دشمنی ہوگی۔ ڈاکو، چور، اغوا کنندگان قریب کا مل کر بھی اتنا نقصان نہیں کر سکتے جتنا کہ یہ گروہ کر سکتا ہے۔ سیدھے سادے نوجوانوں کو مذہب کے نام پر تخریب کاری کا راستہ دکھانے والوں اور فرقہ وارانہ تشدد پر فوری پابندی عائد کی جائے اور اس کے ارتکاب کو مستوجب سخت سزا قرار دیا جائے ملکی اخبارات کے سربراہوں اور ان اداروں سے وابستہ تمام حضرات سے غدار رسول کا واسطہ دے کر اپیل ہے کہ ان گندے افراد کی گندی ذہنیت کو زینت اخبار بنانے سے قطعی گریز کریں۔ افسوس کی بات ہے ملک دشمن و دین دشمن۔ گستاخان رسول کے خلاف اتنا نہیں لکھا جاتا جتنا ان کی گندگی کو اچھالا جاتا ہے۔

بقیہ: بنی اسرائیل کی سازش

لگی ہیں تو اس کو ایسی جگہ جانا چاہیئے جہاں اسے کوئی جانتا نہ ہو اور سیاہ لباس پہن کر اپنی نفسانی خواہش کو پورا کرنا چاہیئے۔ (موئد کٹیا)

یوم کپیر اور کول نڈرے کے مذہبی تہواروں کے موقع پر یہودی اپنی عبادت گاہوں میں کھڑے ہو کر آئندہ سال کے دوران جھوٹی قسمیں کھانے، عہد شکنی کرنے، دھوکہ دینے اور وعدہ خلافی کرنے کی قبل از وقت معافی مانگ لیتے ہیں اور پھر گنہگار نہیں رہتے۔

افسوس کہ کتاب اردو میں موجود نہیں۔ اس کا ایک نسخہ برٹش میوزیم لائبریری انگلینڈ میں موجود ہے۔ اگر قارئین نے پسند فرمایا تو طالمود کے بارے میں آئندہ کسی شمارہ میں قدرے تفصیلی مضمون لکھوں گا۔

یہودیوں کے ماضی اور حال کے کارنامے اور آئندہ کے منصوبوں کو سمجھنے میں مندرجہ ذیل کتابیں بہت معاون ثابت ہوں گی۔ اختصار کے خیال سے ان کتابوں پر تبصرہ ممکن نہیں۔

1- MOSSAD BY WAY OF DECEPTION

یہ کتاب پاکستان میں دستیاب ہے۔

2- THE INVISIBLE GOVERNMENT

3- PAWN IN THE GAME BY WILLIAM CARR

4- CRIMES OF THE JEWS

5-SIX MILLIONS RECONSIDERED
4-EROTICA JUDAICA BY ALLAN EDWARD

اس کے بعد یہودیوں سے کسی قسم کی امداد کی توقع رکھنا کہاں کی عقلمندی ہے۔ مسلمان کے لئے تو یہی کافی ہونا چاہئے کہ جس قوم نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی کو اشعار بنائے رکھا وہ مسلمان کا دوست کس طرح ہو سکتا ہے۔

بقیہ: شعائر اسلامی اور قادیانی

یہودیت کا چربہ اسلام اور ہندوستان کا غدار قرار دیا تھا اللہ رب العزت کی عنایات بے پایاں کے قربان جایئے کہ جس دن یہ مضمون قادیانیت کی حمایت میں شائع ہوا اسی دن ہائی کورٹ کا فیصلہ قادیانیت کے خلاف منظر عام پر آیا اب قوم یہ فیصلہ کرے گی کہ مضمون نگار کی رائے میں وزن ہے یا ہائی کورٹ کے قابل عزت و احترام جج کے فیصلہ میں مضمون نگار نے اپنا مضمون بھی ایک کتاب کے حوالہ پر ختم کیا ہے اور میں بھی ایسا ہی کرنے کی اجازت چاہوں گا۔ ملاحظہ ہو جناب مجیب الرحمان شامی فرماتے ہیں قادیانی حضرات کے لیے مناسب یہی ہے کہ وہ جو کہہ رہے ہیں اس کو مان بھی لیں انہیں اسلام سے کوئی تعلق نہیں وہ ایک نام نہاد نبی کی امت ہیں ایک طرح سے یوں کہا جا سکتا ہے کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان وہی فرق ہے جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان ہے مسلمان محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اور پیروکار ہیں عیسائی ان پر ایمان نہیں لاتے اس بات نے ان کے اور مسلمانوں کے درمیان دیوار چین سے کہیں بڑی دیوار حائل کر دی ہے قادیانی صاحبان جس شخص کو نبی قرار دے دیتے ہیں مسلمان اس کو سراپا کذب گردانتے ہیں اور اس سے اظہار نفرت کو اپنے ایمان کا حصہ جانتے ہیں اگر قادیانیوں کا دعویٰ تسلیم کر لیا جائے تو پھر مسلمان کافر قرار پاتے ہیں

(تحفظ ختم نبوت ۱۵، ۱۶ از جناب طاہر رزاق)

بقیہ: بنی اسرائیل کی تباہی کے اسباب

سلیمان (علیہ السلام) نے کفر نہیں کیا لیکن شیطان نے کفر کیا جو لوگوں کو جادو کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

سود کھانا اور غلط طریقے سے

لوگوں کے مال کو کھانا۔

اور ان یہودیوں کے سود لینے کی وجہ سے جبکہ ان کو اس سے منع کیا گیا تھا اور ان کے لوگوں کے مال کو باطل طریقہ پر کھانے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کر دی۔

یہ مختصر طور پر بنی اسرائیل کے وہ جرم اور گناہ ہیں جن کی وجہ سے یہ لوگ عظمت کے آسمان سے پستی کی زمین کی جانب پھینک دیئے گئے۔ دنیا میں ان کی عزت ختم ہو گئی، اور دشمنوں کا ان کے اوپر رعب چھا گیا، ان کا شیرازہ منتشر ہو گیا۔ اور ذلت و مسکنت ان کا مقدر بن گئی۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہوئی کہ ہمیشہ کے لئے ان کی گردنوں میں غضب الٰہی اور لعنت خداوندی کا طوق ڈال دیا گیا۔ اور ان میں سے جو بہت زیادہ حد سے گزرنے والے تھے مختلف زمانوں میں قسم قسم کے ان پر عذاب نازل ہوئے مثلاً اصحاب السبت کو بندر بنا دیا گیا، اصحاب مائدہ کو خنزیر بنا دیا گیا، اور گوسالہ پرستی کرنے والوں کو قتل کیا گیا۔ اور کتاب تورات کو ماننے سے انکار کرنے والوں پر صاعقہ گرائی گئی جس سے جل کر ستر آدمی مر گئے، پھر موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے زندہ کیے گئے حضرت حزقیل علیہ السلام کے زمانے میں ستر ہزار بنی اسرائیل کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا مگر پھر ان کی دعا سے ان کو بھی زندہ کیا گیا۔ اور بار بار حق کی طرف رجوع کرتے کرنے کا موقع دیا گیا اور اس کے لئے انعامات کی بارشیں کی گئیں اور دلائل و براہین پیش کئے گئے بے شمار انبیائے کرام بھیجے گئے۔ مگر ہر ایک کے ساتھ ان لوگوں نے معاندانہ رویہ اختیار کیا۔ جب خدا کی حجتیں ان پر تمام ہو گئیں اور وہ راہ مستقیم پر نہیں آئے تب خدا نے ہمیشہ کے لئے ان پر لعنت کر دی۔

اللہ تعالیٰ کا ہر قوم کے ساتھ یہی ضابطہ ہے لہٰذا ہم امت محمدیہ کے لوگوں کو بھی بنی اسرائیل کے ان برے نتائج اور اوصاف ذمیمہ میں غور کرنا چاہیے اگر ان میں کوئی صفت ہمارے اندر پیدا ہو گئی ہو تو جلد از جلد ان سے رجوع کرنا چاہیے اور ان کے اوپر آنے والی ذلتوں، رسوائیوں سے سبق لینا چاہیئے، کیا ہم بھی ان ہی کی طرح ذلیل و خوار نہیں ہیں۔ کیا ہمارا بھی شیرازہ منتشر نہیں ہے کیا ہمارے اوپر بھی دشمنوں کا رعب نہیں چھا گیا ہے۔ کیا انہیں کی طرح ہمارے بھی گھروں میں دشمن گھس گھس کر ہماری عورتوں اور بچوں اور خود ہمارے ساتھ زدو حرکتیں نہیں کر رہے ہیں۔ یا ہماری مسجدوں کی بے حرمتی نہیں ہو رہی ہے یا قرآن مجید کی رسوائی و بے حرمتی نہیں ہو رہی ہے؟ اور کیا ہم بھی دنیا کی محبت میں گرفتار ہو کر دین سے غفلت نہیں برت رہے ہیں۔ اور کیا ہمارے اندر بھی موت کا خوف اور طویل زندگی کی خواہشیں کروٹیں نہیں لے رہی ہیں اور ہمارے معاشرہ میں بھی سود خوری اور باطل طریقے سے مالوں کا کھانا رواج پا گیا اس لیے اب یہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں کہ اس وقت ہم پر بھی خدا ناراض ہے۔ اور اس کے راضی کرنے والے اعمال کے علاوہ ہر تدبیر بیکار ہے۔ جو سوائے مبتلا معصیت کرنے کے مصیبتوں سے چھڑا نہیں سکتی۔

بقیہ: علاج بالقرآن

کہ قرآن پاک نے جس چیز کی قسم کھائی ہے بلاشبہ اس میں فوائد بھی موجود ہیں طب جدید میں آج بھی کوئی خوردنی دوائی بواسیر میں مفید نہیں لیکن وہ منفرد چیز ہے جو خوش ذائقہ بھل ہونے کے ساتھ ساتھ جگر کی اصلاح بھی کرتی ہے۔ خون کی نالیوں سے اپنی دخول کو دور کرتی ہے کھانے کو ہضم کرتی ہے۔ اگر اسے جلا کر سر پر لگائیں تو بال اگاتی ہے دانتوں پر منجن کریں تو داغ اتار دیتی ہے دل کے مریضوں کم کرنے میں مفید ہے زیتون کے بارے میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون ستر بیماریوں سے شفا ہے۔

قرآن مجید کو کیکر پر رکھنے والوں نے افادیت کو واضح کرتے ہوئے اشارہ فرمایا کہ یہ علاوہ کوڑھ جیسی خطرناک بیماری کے علاوہ ستر مزید بیماریوں کے لیے بھی مفید علاج ہے ہمارے یہاں آج کل دل کی بیماریوں اور بلڈ پریشر کے علاج میں لہسن کے استعمال کا بڑا چرچا ہے قرآن مجید نے اسے بطور خوراک ایک ناپسند چیز قرار دیا ہے حضور پاک

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری زندگی میں لہسن کو نہیں چکھا بلکہ لہسن اور پیاز کھانے والوں کو اپنی مجلس میں حاضری سے منع کیا اس سے ظاہر ہوتا ہے ہادی برحق نے جس چیز کو ناپسند کیا ہو وہ کیسے مفید ہو سکتی ہے قرآن مجید نے جنت میں ملنے والی مفید لذیذ اور موثر خوراکوں کے ساتھ ایک اہم بات فرمائی جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو ایسے برتنوں میں پلایا جائے گا جن میں ادرک کی مہک ہو گی معلوم ہوا کہ ادرک ایک بہت مفید اور لطیف چیز ہے کہ کسی جگہ اس کی خوشبو کا ہونا اچھی بات ہے۔ جڑی بوٹیوں پر تحقیق کرنے والوں نے ثابت کیا ہے کہ ادرک میں وہ تمام فوائد موجود ہیں جو ہم اب تک کم علمی کی وجہ سے لہسن میں قرار دیتے آرہے ہیں یہ خون کی نالیوں ہی سے نہیں بلکہ جگر اور آنتوں سے بھی گندے ادرا بخارات نکال دیتا ہے ذیابیطس کا بہترین علاج ہے قرآن پاک نے بارش کے پانی اور زیتون کو مبارک قرار دیا ہے اور شہد کو شفا کا مظہر یہ تینوں چیزیں ملا کر پینے سے تندرستی حاصل ہوتی ہے شہد میں ہر وہ چیز موجود ہے جو جسم انسانی کی ساخت میں استعمال ہوتی یا اس کی ضرورت پڑ سکتی ہے بھارتی ماہرین کا خیال ہے کہ رام موتی پہلوان اور ہرکولیس کی طاقت کا راز شہد پینے میں تھا۔ بیماری کا علاج مضر اثر رکھنے والی دواؤں کے بجائے کھانے پینے والی چیزوں سے کیا جائے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے والا عام طور پر ایک لمبی صحت مند زندگی گزارتا ہے کیونکہ قرآن مجید نے ہر اس چیز کی تاکید کی ہے جو مفید ہے وہ بہترین غذا کا نمونہ بتاتا ہے وہ سمندر کی غذا کو بہترین قرار دیتا ہے ہماری تندرستی کا محافظ ہے اور اس امر کی یقین دہانی کراتا ہے کہ اگر ہم اللہ پاک کے دوست بن جائیں تو وہ ہمیں رنج ڈر غم اور دہشت سے محفوظ رکھے گا دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بقیہ : وفات خاتم النبیینؐ

صلی اللہ علیہ وسلم کی آرام گاہ ہونے کا شرف حاصل ہے وہ ساری کائنات سے حتیٰ کہ کعبہ شریف سے بھی افضل ہے تاج سبکی نے تو ابن عقیل حنبلی سے یہاں تک نقل فرمایا ہے کہ وہ قطعہ زمین عرش سے بھی افضل ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

بقیہ : ماہ ربیع الاول سیرت کے تقاضے

جائے نہ یہ کہ چند تہوار منا کر چھٹی کر لی جائے جس طرح عیسائی کچھ دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی خوشی منا کر سارا سال سوگ منایا کرتے ہیں مسلمانوں کا معاملہ اس طرح نہیں ہے سب سے بڑے عاشق محب جانثار حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے کہ اللہ کے رسول کے فرمان پر سب مال و متاع قربان کر دیا حضورؐ کی ایک ایک سنت پر سو جان قربان ہوئے۔

سچے عاشق حضرت فاروق اعظمؓ تھے کہ وہ منافق جس نے حضورؐ کے فیصلے کو تسلیم نہ کیا اس کی گردن اڑا دی کہ جس کو میرے آقا کا فرمان و فیصلہ منظور نہیں اس کو زندہ رہنے کا حق نہیں۔

صرف زبان کے دعوؤں سے کچھ نہیں ہوتا جب تک عمل نہ ہو زبان سے بڑی بلڈنگ بنگلہ پکارتے رہو تو بلڈنگ بنگلہ نہ بنے گا زبان سے پیسے پیسے پکارتے رہو تو پیسے ہاتھ نہ آئیں زبان سے فصل کھیتاں پکارتے رہو تو کھیتی فصل ہاتھ نہ آئے گا زبان سے باغ باغ پکارتے رہو تو باغ ہاتھ نہ آئے گا یہ سب کچھ صرف اسی وقت وجود میں آئے گا جب زبان کے ساتھ عمل بھی ہو گا اسی طرح آخرت کی کامیابی و جنت صرف زبان سے پکارنے سے نہ ملے گی جب تک وہ عمل نہ کریں جو ہمارے آقائے نامدار تاجدار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے ہیں۔

ربیع الاول ہی ولادت اور وفات شریف کا مہینہ ہے۔

اس لیے کہ جیسے آپؐ کی ولادت شریفہ ماہ ربیع الاول میں ہوئی ایسے ہی وفات شریف بھی ربیع الاول میں ہوئی۔ حضرت بی بی فاطمہ الزہراؓ نے حضورؐ کے وصال پر اپنے غم کا کس طرح اظہار فرمایا۔ فرماتی ہیں۔

فرماتی ہیں کہ حضور آقائے کریم کی وفات کے غم سے میرے دل پر وہ پہاڑ غم کے گرے کہ اگر وہ دنوں کے اجالوں پر پڑتے تو اندھیری راتیں بن جاتے۔

آسمان کے اطراف حضورؐ کے غم میں غبار آلود ہو گئے اور سورج بے نور ہو گیا زمانہ تاریک ہو گیا۔

حضورؐ کی رخصتی کے بعد زمین غم سے اداس ہے وہ غموں کے نیچے دب گئی ہے صدموں پر صدمے اس پر آئے

حضرت صدیق اکبرؓ حضور جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کے غم میں فرماتے ہیں۔

اے آنکھ آقا کی جدائی پر رونے کا حق ادا کر دے کہ آنسو نہ تھمیں۔

محبوب کے جانے کے بعد جینے سے کیا فائدہ اس لیے کہ زینت معاشرہ نہ رہا (بیٹھنے کا مزہ نہ رہا)

کاش ہم سب کو بھی موت آجاتی اپنے راہبر کے ساتھ ہی چلے جاتے جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے حضرت عمر فاروق اعظمؓ پر اتنا صدمہ تھا فرما رہے تھے کہ جو کہے گا کہ میرے آقا وفات پا گئے میں اس کی گردن اڑا دوں گا حضرت عثمان غنیؓ حضور کے وصال کے صدمہ سے بات نہ فرما سکتے تھے سکتے کا عالم طاری تھا۔

اصلی جشن :۔ اللہ کا ہم سب مسلمانوں پر سب سے بڑا احسان سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اس نے ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا اب ہمارا اصل کام یہ ہے کہ ہم اپنے ہر قول ہر عمل میں اپنے نبیؐ کی اتباع کر کے ان کو خوش کریں۔ زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھیں اپنی شکلیں اپنے لباس اپنا معاشرہ اپنا لین دین شادی بیاہ کاروبار شریعت نبویؐ کے مطابق کریں فضول خرچیاں نہ کریں خلاف سنت کوئی کام نہ کریں اپنے مسلمان ہونے پر فخر و خوشی محسوس کریں اللہ کے دین کے کام میں لگ جائیں۔ اپنا مقصد زندگی دنیا کی بجائے آخرت بنائیں نماز با جماعت ادا کریں سودی کاروبار چھوڑ دیں ظلم سے باز آئیں۔ رسم و رواج پر چلنے کی بجائے سنت نبوی پر عمل کریں یہ اصلی جشن ہے یہ اصلی خوشی ہے اس سے اللہ بھی راضی ہو گا حضور بھی خوش ہوں گے روزانہ قرآن پاک کی تلاوت کیا کریں ذکر اذکار کریں استغفار و توبہ کریں کفار کو اللہ کے دین اسلام کی دعوت دیں مسلمانوں میں صلح و اتفاق کی کوشش کریں آپس میں بھائی بھائی بن جائیں اس طرح کرنے سے ہمیشہ کی خوشی موت کے بعد ملے گی قبر ٹھنڈی ہو گی جام کوثر ملے گا۔ ورنہ بدعتی کو تو قیامت کے دن حوض کوثر سے فرشتے دھکے دے کر ہٹا دیں گے آئیے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کر کے دونوں جہاں کی خوشیاں حاصل کریں دونوں جہاں کی کامیابیاں حاصل کریں جہنم سے بچ جائیں جنت کے حقدار ہو جائیں اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو دین محمدی پر عمل نصیب فرمائیں آمین یا رب العالمین۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کے زیرِ اہتمام

بمقام مسلم کالونی
صدیق آباد ربوہ

گیارھویں سالانہ
عظیم الشان

ختمِ نبوّت کانفرنس

بتاریخ:
۸، ۹ اکتوبر ۱۹۹۲ء
بمطابق
۱۰، ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ
بروز جمعرات، جمعہ

زیرِ سرپرستی
شیخ المشائخ حضرۃ مولانا
خواجہ خان محمد
صاحب مدظلہ
امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

الحمد للہ یہ گیارہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس سابقہ روایات کو اپنے دامن میں لیے پورے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے۔
اس کانفرنس میں نہ صرف پاکستان کے بلکہ دنیا بھر کی اہم شخصیتیں، ممتاز علماء کرام و مذہبی اسکالر نامور خطیب اور تمام مکاتب فکر کے نمائندے شرکت فرمائیں گے۔

شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی پرزور اپیل ہے

شعبہ نشر و اشاعت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان
فون نمبر ۴۰۹۷۸